عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

چہارم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ

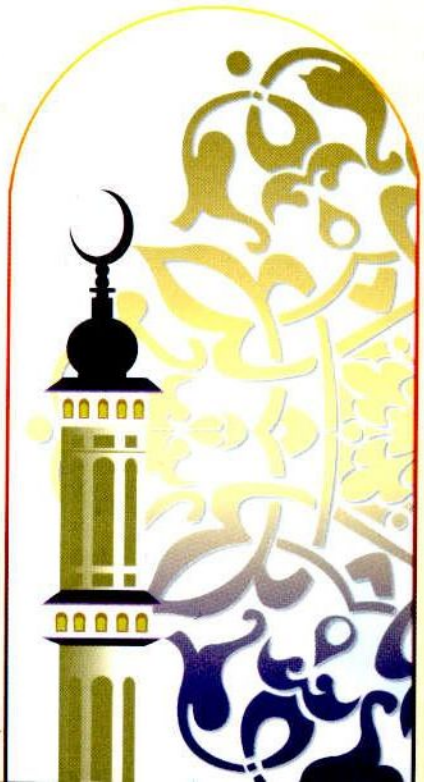

مکتبۃ البشریٰ

کراچی۔ پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عَربی کا معلِّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصّۂ چہارم

مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

کتاب کا نام : عربی کا معلّم (حصّہ چہارم)
مؤلف : مولوی عبدالستار خان
تعداد صفحات : ۲۹۰
قیمت برائے قارئین : =/۶۵ روپے
سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء
ناشر : مکتبۃ البشریٰ
چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان
فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739
فیکس نمبر : +92-21-4023113
ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk
www.maktaba-tul-bushra.com.pk
ای میل : al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170
مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313
المصباح، ۱۶-اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210
بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926
دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ چہارم جدید

تینتالیس سبق پچھلے تین حصوں میں لکھے جا چکے۔ چوتھا حصّہ چوالیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

عنوان	صفحہ
مقدمہ	۱۰
اشارات	۱۵
عربی کا معلّم حصّہ چہارم	۱۶
الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
أَسْمَاءُ الْعَدَدِ	۱۷
مشق نمبر ۶۴	۲۲
مشق نمبر ۶۵	۲۳
مشق نمبر ۶۶	۲۳
الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح	۲۴
اسمائے عدد کے چار گروہ	۲۴
اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث	۲۴
اسمائے عدد میں معرب اور مبنی	۲۵
ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع	۲۵
بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ	۲۷
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲	۲۸
مشق نمبر ۶۷	۲۹
مشق نمبر ۶۸: مِنَ الْقُرْاٰنِ	۳۰
مشق نمبر ۶۹: اردو سے عربی	۳۱
مشق نمبر ۷۰: جملہ کی تحلیل	۳۲

عنوان	صفحہ
الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (أَوِالْوَصْفِيُّ)	۳۳
عدد کے کسور	۳۵
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳	۳۸
مشق نمبر ۷۱	۳۸
مشق نمبر ۷۲: مِنَ الْقُرْاٰنِ	۴۰
مشق نمبر ۷۳: اردو سے عربی بناؤ	۴۰
الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ	۴۲
أَيَّامُ الْأُسْبُوْعِ	۴۲
شهور السّنةِ الإسلاميّةِ أَوِ القَمَرِيّةِ	۴۲
شهور السّنة العيسويّة أو الشّمسيّة	۴۳
متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا طریقہ	۴۵
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴	۴۶
مشق نمبر ۷۴	۴۸
صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوَاجِ	۵۰
مشق نمبر ۷۵: اردو سے عربی بناؤ	۵۰
شادی کا دعوت نامہ	۵۱
مكتوبٌ من أبٍ إلى ابنٍ لهُ يُوَبِّخُهُ على نُقصان دَرَجات السُّلوك	۵۲

عنوان	صفحہ
الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ	۵۴
أَخْبِرْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ؟	۵۴
دن، رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ	۵۵
عمر بتانے کا طریق	۵۶
سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۵	۵۶
مشق نمبر ۷۶	۵۷
مشق نمبر ۷۷	۵۹
مشق نمبر ۷۸: اردو سے عربی بناؤ	۶۰
مكتوبٌ مِنَ ابْنٍ إِلَى أَبِيه فِي الإِستِعْذار	۶۲
الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
الحروف	۶۳
الحرف العاملة (حروف الجرّ)	۶۳
الحروف المُشبَّهَةُ بِالْفعل	۶۶
ایک معمہ أَنَّ زيدٌ كريمٌ اور اس کا حل	۶۸
حروف النفي	۷۰
لا لِنَفْيِ الجِنْسِ	۷۱
حروف النِّداء	۷۱
الحروف النّاصِبَة المضارع	۷۲
الحروف الجازمة المُضارع	۷۳
الدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ	
الحروف الغَيْرُ العَامِلَةِ	۷۴
حروف العطف	۷۴

عنوان	صفحہ
حروف الاستفهام	۷۶
حروف الايجاب	۷۶
حروفِ نفی	۷۷
حروف المصدريه	۷۸
حروف التحضيض	۷۹
حروف الشرط	۷۹
حرف الردع	۸۰
حروف التقريب	۸۱
حروف التوكيد	۸۱
حروفِ تنبيه	۸۱
حرفي التفسير	۸۱
حروف الزيادة	۸۲
الدَّرْسُ الحَادِي وَالْخَمْسُوْنَ	
سبق ۵۰ کا تتمہ	۸۵
الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُوْنَ	
بقیہ چند حروف، اَلْ کی چار قسمیں	۹۱
همزة الوصل و همزة القطع	۹۳
التاء المبسوطة والمربوطة	۹۴
مشق نمبر ۷۹	۹۵
سوالات نمبر ۱۸ (الف)	۹۶
الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ	
اَلْجُمَلُ وَأَقْسَامُهَا	۹۷
إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ إِلَيْهِ	۹۷

عنوان	صفحہ
أَقْسَامُ الْجُمَل	۹۸
مشق نمبر۸۰	۹۹
مشق نمبر۸۱: مكتوبٌ في تَهْنِئَةِ العِيد	۱۰۱
الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ	
اَلْإِعْرَابُ	۱۰۳
اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی	۱۰۵
سوالات نمبر۱۸ (ب)	۱۰۶
الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ	
إِعْرَابُ الفِعْل	۱۰۸
مواضع نصب الفعل	۱۰۸
سلسلۂ الفاظ نمبر۴۶	۱۱۱
مشق نمبر۸۲	۱۱۱
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۱۲
مشق نمبر۸۳: عربی میں ترجمہ کرو	۱۱۳
الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ	
مواضع جزم الفعل	۱۱۵
مشق نمبر۸۴: جملوں کی تحلیل کرو	۱۱۸
سلسلہ الفاظ نمبر۴۷	۱۱۹
مشق نمبر۸۵	۱۲۰
اشعار	۱۲۱
مشق نمبر۸۶: من القرآن	۱۲۱
الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ	
إعراب الاسم (ألف)	۱۲۲

عنوان	صفحہ
اسمائے مبنیہ	۱۲۲
اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرِفِ	۱۲۳
أمثلة للأسماء الغير المنصرفة	۱۲۸
سلسلۂ الفاظ نمبر۴۸	۱۲۸
مشق نمبر۸۷	۱۲۹
من القرآن	۱۳۰
مكتوب من الوالد إلى ولده النجيب	۱۳۰
الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ	
إعراب الاسم (المرفوعات)	۱۳۲
مواضع رفع الاسم	۱۳۲
مواضع نصب الاسم	۱۳۲
مواضع جر الاسم	۱۳۳
۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل	۱۳۳
فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟	۱۳۵
سلسلہ الفاظ نمبر۴۹	۱۳۷
مشق نمبر۸۸	۱۳۸
مشق نمبر۸۹: مِنَ القرآنِ	۱۳۹
مشق نمبر۹۰: اردو سے عربی بناؤ	۱۴۰
سوالات نمبر۱۹	۱۴۱
الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ	
۳. المبتدأ ٤. الخبرُ (المرفوعات)	۱۴۲
کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟	۱۴۳

عنوان	صفحہ
مشق نمبر۹۱	۱۴۵
سلسلہ الفاظ نمبر۵۰	۱۴۵
مشق نمبر۹۲	۱۴۶
اشعار	۱۴۷
سوالات نمبر۲۰	۱۴۸
الدَّرْسُ السِّتُّوْنَ	
۱. المفعول به (المنصوبات)	۱۵۰
تَحْذِيْرٌ	۱۵۱
إِغْرَاءٌ	۱۵۲
اِخْتِصَاصٌ	۱۵۲
اِشْتِغَالُ الْفِعْل	۱۵۳
مشق نمبر۹۳	۱۵۴
سلسلہ الفاظ نمبر۵۱	۱۵۵
مشق نمبر۹۴	۱۵۶
مشق نمبر۹۵	۱۵۶
مشق نمبر۹۶	۱۵۷
مشق نمبر۹۷	۱۵۸
الدَّرْسُ الحَادِيَ السِّتُّوْنَ	
۲. المفعول المطلق (المنصوبات)	۱۵۹
۳. المفعول له یا لِأَجْلِهِ	۱۶۱
سلسلہ الفاظ نمبر۵۲	۱۶۲
مشق نمبر۹۸	۱۶۳
مشق نمبر۹۹: من القرآن	۱۶۴

عنوان	صفحہ
مکتوب من تلمیذ إلی أخته الکبیرة ذاتِ الثَّرْوَة یطلب منها بعضَ ما یلزَمه	۱۶۵
سوالات نمبر۲۱	۱۶۵
الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ	
٤. المفعول فیه (المنصوبات)	۱۶۷
٥. المفعول معه	۱۷۳
سلسلہ الفاظ نمبر۵۳	۱۷۴
مشق نمبر۱۰۰	۱۷۵
اشعار	۱۷۶
مشق نمبر۱۰۱: مِنَ القرآن	۱۷۷
مشق نمبر۱۰۲: عربی میں ترجمہ کرو	۱۷۷
الجواب من أختٍ إلی أخیها	۱۷۸
سوالات نمبر۲۲	۱۷۹
الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ	
٦. الحال (المنصوبات)	۱۸۱
مشق نمبر۱۰۳	۱۸۳
سلسلہ الفاظ ۵۴	۱۸۴
مشق نمبر۱۰۴	۱۸۴
اشعار	۱۸۵
مشق نمبر۱۰۵: من القرآن	۱۸۵
مشق نمبر۱۰۶: عربی میں ترجمہ کرو	۱۸۶
الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ	
۷. التَّمْيِيْز (المنصوبات)	۱۸۷

عنوان	صفحہ
کنایاتُ العددِ	۱۸۹
مشق ۱۰۷	۱۹۰
مشق نمبر ۱۰۸: من القرآن	۱۹۱
مشق نمبر ۱۰۹: عربی میں ترجمہ کرو	۱۹۲
مشق نمبر ۱۱۰	۱۹۳
مشق نمبر ۱۱۱	۱۹۴
مشق نمبر ۱۱۲	۱۹۴
مشق نمبر ۱۱۳	۱۹۵
مشق نمبر ۱۱۴	۱۹۵
مشق نمبر ۱۱۵	۱۹۶
الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ	
۸. المستثنٰی بِـ إِلَّا (المنصوبات)	۱۹۷
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵	۱۹۹
مشق نمبر ۱۱۶	۲۰۰
اشعار	۲۰۱
مشق نمبر ۱۱۷: من القرآن	۲۰۱
مشق نمبر ۱۱۸: اردو سے عربی بناؤ	۲۰۲
مشق نمبر ۱۱۹	۲۰۲
مشق نمبر ۱۲۰	۲۰۴
مشق نمبر ۱۲۱	۲۰۴
الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ	
۹. المُنادٰی (المنصوبات)	۲۰۵
ترخیم	۲۰۷

عنوان	صفحہ
ندبہ	۲۰۷
توابع المنادیٰ	۲۰۷
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶	۲۰۸
مشق نمبر ۱۲۲	۲۰۹
اشعار	۲۱۰
مشق نمبر ۱۲۳: من القرآن	۲۱۱
مشق نمبر ۱۲۴: اردو سے عربی	۲۱۲
الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ	
۱. المجرور بالحروف ۲. المجرور بالإضافة (المجرورات)	۲۱۳
اقسامِ اضافت	۲۱۳
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷	۲۱۵
مشق نمبر ۱۲۵: من القرآن	۲۱۷
مشق نمبر ۱۲۶	۲۱۸
مشق نمبر ۱۲۷: اشعار	۲۱۸
مشق نمبر ۱۲۸: من ابنة إلى أُمّها بعد وصولها إلى المدرسة	۲۱۹
مشق نمبر ۱۲۹: الجواب	۲۲۰
الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ	
اَلتَّوَابِعُ	۲۲۱
النعت (الصفة)	۲۲۱
منعوت واحد	۲۲۲
منعوت تثنیہ	۲۲۲

عنوان	صفحہ
منعوت جمع	۲۲۳
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸	۲۲۶
مشق نمبر ۱۳۰	۲۲۷
مشق نمبر ۱۳۱	۲۲۸
مشق نمبر ۱۳۲	۲۲۸
مشق نمبر ۱۳۳	۲۲۹
مشق نمبر ۱۳۴	۲۲۹
مشق نمبر ۱۳۵	۲۲۹
مشق نمبر ۱۳۶	۲۳۰
مشق نمبر ۱۳۷	۲۳۱
مشق نمبر ۱۳۸: میرا کمرہ	۲۳۲
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ	
اَلتَّوْكِيد يا التَّأكيد	۲۳۴
مشق نمبر ۱۳۹	۲۳۶
من القرآن	۲۳۷
مشق نمبر ۱۴۰	۲۳۸
مشق نمبر ۱۴۱	۲۳۹
مشق نمبر ۱۴۲	۲۴۰
مشق نمبر ۱۴۳	۲۴۰
مشق نمبر ۱۴۴	۲۴۱
اَلدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ	
اَلبَدَلُ	۲۴۳
مشق نمبر ۱۴۵	۲۴۵

عنوان	صفحہ
من القرآن	۲۴۶
مشق نمبر ۱۴۶	۲۴۶
مشق نمبر ۱۴۷	۲۴۷
مشق نمبر ۱۴۸	۲۴۸
مشق نمبر ۱۴۹	۲۴۸
اَلدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ	
المعطوف	۲۴۹
مشق نمبر ۱۵۰	۲۵۱
مشق نمبر ۱۵۱	۲۵۲
مشق نمبر ۱۵۲	۲۵۲
مشق نمبر ۱۵۳	۲۵۳
مشق نمبر ۱۵۴	۲۵۴
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ	
اَلمَصْدَرُ وَأوزانُهُ وَعَمَلُهُ	۲۵۴
اَلْمَصْدَرُ المِيْمِيُّ	۲۵۶
مصادرُ غيرِ الثلاثيِّ المُجرّدِ	۲۵۷
المصدر المعروف والمجهول	۲۵۸
عَمَلُ الْمَصْدَرِ	۲۵۸
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹	۲۵۹
مشق نمبر ۱۵۵	۲۵۹
مشق نمبر ۱۵۶: من القرآن	۲۶۱
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ	
أَسْماءُ الصِّفة (اوراُن کا عمل)	۲۶۲

عنوان	صفحہ
۱۔ اسم فاعل	۲۶۲
۲۔ اسم مفعول	۲۶۳
۳۔ صفت مشبہ	۲۶۴
۴۔ صیغۂ مبالغہ	۲۶۵
۵۔ افعل تفضیل	۲۶۷
۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب	۲۶۷
سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰	۲۶۹
مشق نمبر ۱۵۷	۲۷۰
اشعار	۲۷۱
الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ	
اَلْمُثَنّٰی والْمَجْمُوْعُ والتَّصغیرُ	۲۷۳
اَلْمَجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)	۲۷۳
الجمعُ السّالمُ المذکّر	۲۷۴
الجمعُ السّالمُ المؤنّث	۲۷۴

عنوان	صفحہ
الجمع المکسر	۲۷۵
اسم تصغیر	۲۷۷
سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱	۲۷۸
مشق نمبر ۱۵۸: جمع کی مثالیں	۲۷۹
مشق نمبر ۱۵۹: اشعار	۲۸۰
اسم تصغیر کی مثالیں	۲۸۰
الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ	
أسماء الأفعال	۲۸۱
بعض افعال کی خصوصیات	۲۸۳
سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲	۲۸۵
مشق نمبر ۱۶۰	۲۸۶
اسمائے افعال کے متعلق ایک مشقی حکایت	۲۸۷
اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں	۲۸۷

مقدمہ

الحمد للّٰہ الذي رکب الإنسان ثم أفرده بالتبیان، وفضله علی الملائکة بتعلیمه الأسماء کلها یوم الامتحان، ولقنه کلمات رفعه بها بعد ما انخفض بالخطأ والنسیان، والصلاة والسلام علی أفضل الرسل سیّدنا محمد المنعوت بأحسن الصفات وعلی اٰله وصحبه وتابعیه في الحرکات والسکنات.

۱۔ امابعد! میں اس خدائے قدوس کا شکر کیوں کر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اُس نے چاہا اور ہوگیا، ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبانِ عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے، جو قواعدِ صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے، جو طالبینِ عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرزِ تعلیم نے پیدا کردیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے، پھولوں سے اور پھلوں سے متمتّع ہونے کی کوشش کرو۔

الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے فرمان واجب الاذعان وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○ (القمر:۱۷) کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا

کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء واللّٰه ذو الفضل العظيم

وهٰذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا، فللّٰه الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سیکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں، یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین وشائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنھیں اس چوتھے حصّے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروانہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے، تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور

آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا، لیکن چوں کہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لیے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کرسکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط، مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی، لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چناں چہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہورہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے، حجم بھی زیادہ ہوگیا۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کرکے شائع کردیا جائے۔ چوتھے حصّے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کردینا پڑا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصّے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کرلوں گا۔ وھو الموفق والمستعان.

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصّے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کرلیں اور معلّم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہوجائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کرلیں گے اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبہ کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہوجائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہوجائے گی۔ قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کرسکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کی پیداوار کی

سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل وعقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں، عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چناں چہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمۂ تعلیمات اور خود وزارتِ تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالبِ عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کرلیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہوچکی ہے۔ فللّٰہ الحمد.

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصّے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں، کیوں کہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زبان دانی) پر خاص

زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوش گوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتبِ متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعدِ صرف ونحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امدادِ استاد سمجھ سکتا ہے۔ بہ طور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللّسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشے گوشے میں مشہور ہو چکی ہے۔ **فجزاهم الله خير الجزاء** امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے۔ فقط

ناچیز خادمِ افضل اللّسان

عبدالستار خان

۱۵ر شعبان المعظّم ۱۳۶۲ھ

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابوابِ ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک، اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرفِ جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، إِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا ''برابر'' کے لیے یہ نشان (=)۔

ہدایات اور اشارات حصّہ اول اور حصّہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلّم حصّہ اول و حصّہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصّہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عربی کا معلّم حصّہ چہارم

سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعدِ صرف ونحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصّے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصّے کے ابتدائی اسباق میں اسمائے عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے، کیوں کہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے، حالاں کہ تمام کتبِ متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں اَرقام ہندیہ کہتے ہیں:

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کروگے کہ رقمِ عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 اور 0۔

اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصّہ چوالیسویں (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسمائے عدد حسبِ ذیل ہیں:

الف: ایک سے دس تک: (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو: قَلَمٌ وَاحِدْ. (دیکھو حصہ اول، درس ۲، تنبیہ ۵)

۱. وَاحِدٌ: قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ: وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲. اِثْنَانِ (یا اِثْنَيْنِ): قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَيْنِ): وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳. ثَلَاثَةٌ: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ: ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
٤. أَرْبَعَةٌ: أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ: أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
٥. خَمْسَةٌ: خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ: خَمْسُ سَنَوَاتٍ
٦. سِتَّةٌ: سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ: سِتُّ بَنَاتٍ
۷. سَبْعَةٌ: سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ: سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸. ثَمَانِيَةٌ: ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ: ثَمَانِيْ[2] نَاقَاتٍ
۹. تِسْعَةٌ: تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ: تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰. عَشْرَةٌ (عَشَرَةٌ بھی): عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی): عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲: اِثْنَانِ اور اِثْنَتَيْنِ میں الف ہمزۂ وصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

---

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَيْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانِ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۳: دیکھو ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مذکر کیلئے مؤنث اور مؤنث کیلئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

ب: گیارہ سے انیس تک:

تنبیہ ۴: عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ أَحَد اور وَاحِدَةٌ کی جگہ إِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

۱۱. أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	إِحْدٰى عَشَرَةَ طَيَّارَةً
۱۲. اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا[1] عَشْرَةَ سَنَةً
۱۳. ثَلَاثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلَاثَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
۱۴. أَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيْكًا[2]	أَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[3]
۱۵. خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶. سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً
۱۷. سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[4]
۱۸. ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوْبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹. تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً

تنبیہ ۵: مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں صرف یہی اعدادِ مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالتِ نصبی و جری

---

[1] اس کو ثِنْتَا عَشْرَةَ بھی کہتے ہیں۔ [2] دِيْكٌ (جـ دُيُوْكٌ) مرغا۔

[3] دَجَاجَةٌ (جـ دُجَجٌ) مرغ۔ [4] دَوَاةٌ کی جمع دَوًى اور دَوَيَاتٌ۔

میں اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہا جائے گا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا. ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے دوسرا بدستور مبنی ہے۔

ج: بیس سے ننانوے تک:

تنبیہ ۶: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالتِ رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالتِ نصبی و جری میں عِشْرِيْنَ، ثَلَاثِيْنَ وغیرہ پڑھیں گے۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو حصّہ اول)

۲۰. عِشْرُوْنَ رَجُلًا يا مَرْأَةً	(معدود واحد اور منصوب ہے)
۲۱. أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[۱]
۲۲. اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳. ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً
۲٤. أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵. خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲٦. سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً[۲]
۲۷. سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸. ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[۳] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً

[۱] مِقْلَمَةٌ: قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں، جمع: مَقَالِمُ. [۲] قرية (جـ قُرىً) گاؤں

[۳] ثمانٍ اسم منقوص ہے، اس کا اعراب قاضٍ کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰-۹)

۲۹. تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[۱]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً[۲]
۳۰. ثَلَاثُوْنَ (مذکر ومؤنث دونوں کے لیے)	ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
۴۰. أَرْبَعُوْنَ	أَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۵۰. خَمْسُوْنَ	خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۶۰. سِتُّوْنَ	سِتُّوْنَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً
۷۰. سَبْعُوْنَ	سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً
۸۰. ثَمَانُوْنَ	ثَمَانُوْنَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً[۳]
۹۰. تِسْعُوْنَ	تِسْعُوْنَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

د: ایک سو سے ایک کروڑ تک:

تنبیہ ۷: مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر وتانیث سے ان میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرادیا جاتا ہے۔

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَا وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلَاثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلَاثُمِائَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۴۰۰ أَرْبَعُ مِئَةٍ (أَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): أَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ أَوْ رُبِيَةٍ.

---

[۱] رَغِيْفٌ (جـ أَرْغِفَةٌ) روٹی۔ [۲] سیب۔

[۳] نَافِذَةٌ (جـ نَوَافِذُ) کھڑکی۔

۸۰۰ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک۔

۱,۰۰۰ أَلْفٌ: أَلْفُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲,۰۰۰ أَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجری میں أَلْفَيْنِ): أَلْفَا رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۳,۰۰۰ ثَلَاثَةُ الَافٍ (أَلْفٌ کی جمع الَافٌ): ثَلَاثَةُ الَافِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۴,۰۰۰ أَرْبَعَةُ الَافٍ اسی طرح عَشْرَةُ الَافٍ (۱۰,۰۰۰) تک۔

۱۱,۰۰۰ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفًا: أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۲,۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۳,۰۰۰ ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ أَلْفًا (۹۹,۰۰۰) تک۔

۱,۰۰,۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ أَلْفٍ: مِئَةُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۰,۰۰,۰۰۰ (دس لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ یا مَلْيُوْنٌ: أَلْفُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ یا مَلْيُوْنُ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ (مَلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ).

۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ الَافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَايِيْنِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۸: آج کل کروڑ کو کَرٌّ بھی کہتے ہیں: كَرُّ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۹: تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْيُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لیے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰: یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَيِّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ ممیّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیّز اس وقت معرف باللام

ہوگا جب کہ وہ جمع یا اسم[1] جمع ہو اور اس میں مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح إِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ، مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ. (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:

١. خَمْسَة	٢. ثَلَاث .....
٣. عَشْرَة	٤. عَشْر .....
٥. اِثْنَا عَشَر	٦. اِثْنَتَا عَشْرَة .....
٧. أَحَدَ عَشَرَ	٨. ثَلَاثَ عَشْرَة .....
٩. خَمْسَةَ عَشَر	١٠. عِشْرُوْنَ .....
١١. إِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ	١٢. ثَمَانٍ وَأَرْبَعُوْنَ .....
١٣. ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ	١٤. تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ .....
١٥. مِائَةٌ	١٦. مِئَتَانِ .....
١٧. مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ	١٨. ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ .....
١٩. أَلْف	٢٠. أَلْفَانِ .....
٢١. ثَمَانِمِئَةٍ	٢٢. خَمْسَةُ الَافٍ .....
٢٣. مِئَةُ أَلْف	٢٤. أَلْف أَلْف .....
٢٥. مَلْيُوْنٌ	

[1] اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے، ایک پر نہیں بولا جاتا۔

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ:

۱۔ ایک لڑکا	۲۔ دو لڑکے	۳۔ دو لڑکیاں
۴۔ تین لڑکے	۵۔ چار لڑکیاں	۶۔ پانچ بیل[1]
۷۔ نو گائیں	۸۔ دس عورتیں	۹۔ دس مرد
۱۰۔ بیس روپے	۱۱۔ پچیس گینیاں	۱۲۔ پینتالیس کتابیں
۱۳۔ پچاس مرغیاں	۱۴۔ بہتر مرغے	۱۵۔ سو کتے
۱۶۔ دو سو گھوڑے	۱۷۔ تین سو اونٹنیاں	۱۸۔ پانچ سو اونٹ
۱۹۔ ایک ہزار طیارے	۲۰۔ ایک لاکھ سپاہی	

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو:

۷	۱۵	۱۸	۲۹	۷۵
۶۲	۴۳	۸۸	۱۰۰	۳۰۰
۸۰۰	۲,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰۰	۱,۲۰۰

۱۰,۰۰,۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

---

[1] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اِعادہ اور تشریح

ا۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں امید ہے کہ مندرجۂ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے۔

الف: اسمائے عدد کے چار گروہ ہیں:

ا۔ مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں، اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

۲۔ مرکب، أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

۳۔ عقود (دہائیاں) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

۴۔ معطوف، جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں۔

ب: اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث:

ا۔ وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں، خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے، خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف۔ (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)

۳۔ عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ،

عَشْرُ نِسَاءٍ، أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرْأَةً.

۴۔ عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَةٌ اور أَلْفٌ کا ہے۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)

ج: اسمائے عدد میں معرب اور مبنی: (دیکھو حصّہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰، اور حصّہ چہارم سبق ۵۷)

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسمائے عدد معرب ہیں، اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا، صرف اعداد مرکبہ (أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے۔ (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

د: ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

۱۔ تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ (دو مرد) اس لیے ان کے لیے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد) بِنْتٌ وَاحِدَةٌ، بِنْتَانِ اثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ.

(دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱: یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِينَ نہیں کہیں گے، بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا جائے گا۔

۳۔ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا، عقود بھی اسی میں شامل ہیں۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)

۴۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور انکے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِیْنَ اور أَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع أُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں ''ہزاروں'' اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ أُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲: اسم عدد کی تمیز یا ممیّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو:

ممیّز از عدد بر سہ[۲] جہت دان ز سہ[۳] تا دہ[۱۰] بود مجموع و مجرور

ز دہ[۱۰] بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز صد[۱۰۰] ہم الف[۱۰۰۰] افراد[۱] است و مجرور

تنبیہ ۳: کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور ان کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: ﴿وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا﴾[۲] اس جملے میں مِئَةٌ کا اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوا ہے، پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا ممیّز مذکور نہیں ہے، گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِيْنَ. مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴: اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کرسکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کررہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: أَعْطِنِيْ خمسةَ الكتب، رأيت

۱؎ افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ ۲؎ اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انھوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال ٹھہرے۔ (کہف: ۲۶)

ستّةَ الاف العسكريّ. ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ مِن المسلمين. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعْتُ الخمسة عشر كتابا والأربعة والأربعين شاةً.

۲۔ کئی اسمائے عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: أَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَأَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً. (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَأَلْفِ سَنَةٍ. دیکھو اس مثال میں أَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵: قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَيْتُ الْفَرسَ بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ رُبِيَّةٍ.

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ.

الف: بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان) نَيِّف سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندي عشرون درهما و نيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر) اسی طرح عشرون جُنَيْهَةً و نيِّفٌ.

ب: نَيِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں)

ج: نَیِّف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے، مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے:
عندي بضعة وسبعون درهما يا عندي بضعةُ دراهم.

د: نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے، مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: عندنا خمسون درهما و بضعُ جُنَيْهَاتٍ.

ھ: نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا	سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا، مساوی ہونا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	إِعْلَانٌ اشتہار
اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا، اخبار میں خریدار بننا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکّہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔
نَدُرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے، بیل
وَرَدَ (یَرِدُ) وارد ہونا، درآمد ہونا	بُسْتَانٌ (جـ بَسَاتِيْنُ) باغ
آنَةٌ (جـ اٰنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (جـ جَلْدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۷، مصدر ہے) جلسہ، جمع ہونا	جُنَيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب[1] ہے
سِعْرٌ (جـ أَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (جـ قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکّہ ہے جو ایک گنی کا سَوْاں ہوتا ہے۔
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِيَةٌ (جـ مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی، تعداد	مَجَلَّةٌ (جـ مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ

[1] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا۔

فَلْسٌ (جـ فُلُوْسٌ) پیسہ	مَسَاحَةٌ پیمائش زمین کی
قِيْمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

١. هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بارةً تُساوِي قِرْشًا؟	أَرْبَعُوْنَ بارةً تُساوِي قِرْشًا وَاحِدً.
٢. كم قِرْشًا يُساوي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُساوِي مِئَةَ قِرشٍ.
٣. بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ"؟	اشتريتُ هٰذا الكتابَ في ثَلاثِ مُجَلَّداتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
٤. واللّٰهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ في هٰذا الزَّمَان.	صدقتَ يا أخي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَبِّيةً.
٥. غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ، فإنّ هٰذا الكتابَ نَدُرَ وُجُوْدُهُ لَا يُوْجَدُ بِأَيِّ قيمةٍ وَمِنْ أَيْنَ اشْتريتَهُ؟	اشتريتُهُ من المكتبة القَيِّمة في بمبائي وهُناك تُبَاعُ الكتبُ بِأَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَةً إِلَى المكاتبِ الْأُخَرِ.[1]
٦. بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرْشًا يا سيّدي.
٧. وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَغالٍ جِدًّا، أَنَا أُعْطِي خَمْسَةً وعشرين قرشًا لا غَيْرُ. (صرف)	يا تُرٰى،[2] هل هو غالٍ بهٰذا الثّمن؟ أَلَا تَرٰى كيف غَلَتِ الأسواق وغَلَتِ الأشياءُ وكم زادت الْأُجْرَةُ؟
٨. طَيِّب يا شيخُ! خُذِ الثَّلاثِينَ والسّلام. (یعنی بس)	أحسنتَ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوْسَ، بارك اللّٰه فيك.

[1] أُخَرُ جمع ہے اخَرُ (= دوسرا) کی۔ [2] اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۳۴ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔

۹. كَم كَان من الحُضّار في الاِحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ[1] لِلْأَنجُمَنِ الْإِسْلَامِيّ؟	يَكُوْنُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ أَلْفَيْنِ وَثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ.
۱۰. هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ أجرةُ الاِشتراك السّنوي في الجريدة "الفتح"؟	أَظُنُّ أَنَّ قيمة الاشتراك فيها لا يكون فوقَ خَمسينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ.
۱۱. وَمَا هِيَ أُجْرَةُ الْإِعْلَانِ؟	عن كلّ سَطْرٍ قِرْشٌ.
۱۲. كَمْ اٰتَيْتَ مِن الرّبيات لِتِلْكَ الدّارِ الوَسيعةِ؟	يا سيّدي! أعطيتُ صاحِبَها مِن الرّبياتِ خمسةَ اٰلافٍ وأربع مئةٍ وخمسًا و تسْعِيْنَ (٥٤٩٥).
۱۳. وما هِي مِسَاحةُ تلك الدّار؟	مساحتُها تبلغ عشرة اٰلافٍ ومِائَتَي ذِراعٍ ونيّفًا من الأَذْرُعِ المربَّعةِ.
۱٤. وَبِكَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهُ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ رُبيّةٍ.
۱٥. وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُك.	صَدَقتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيك يا أَخِي العزيزَ.

مشق نمبر ٦٨
مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.

۲. اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ[2] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

---

[1] سَنَوِيّ: سالانہ۔ [2] شُهُوْرٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ۔

۳. فَانْفَجَرَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

٤. يَا اَبَتِ اِنِّیْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

٥. اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.

٦. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِن اَلْفِ شَهْرٍ.

٧. اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ.

٨. وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ.

٩. اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ.

١٠. مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ.

١١. غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ.

مشق نمبر ۶۹

اردو سے عربی

۱۔ تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دوسو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
۲۔ جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
۳۔ وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو نو روپے دوں گا زیادہ نہیں۔	بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا، کتاب لے لیجیے اور پیسے دے دیجیے، مبارک ہو۔
۴۔ تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی۔

۵۔ رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
۶۔ وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جارہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائے گا۔
۷۔ اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے۔
۸۔ تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستر کروڑ ہے۔ ان میں دس کروڑ ہندوستان میں ہیں۔
۹۔ تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق نمبر ۷۰

ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:

اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفّاحاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا.

(اِشْتَرَيْتُ) فعل بافاعل یعنی (تُ) ضمیر بارز واحد متکلّم اس میں متّصل ہے۔

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔

(تفاحاتٍ) تمیز ہے خَمْسَ کی، اس لیے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اثني عشر) عدد مرکب ہے۔ پہلا جز و معرب ہے مجرور ہے، اس کا جرّ (ـَيْ) یْ سے آیا ہے، دوسرا جز و فتحہ پر مبنی ہے، (قِرشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس لیے منصوب اور واحد ہے، سب مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (أَوِ الْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عددِ وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو:

الف: ۱ سے ۱۰ تک:

۱. اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ پہلا سبق	اَلْحِكَايَةُ الْأُوْلٰى پہلی کہانی
۲. اَلدَّرْسُ الثَّانِي دوسرا سبق	اَلْحِكَايَةُ الثَّانِيَةُ دوسری کہانی
۳. اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ تیسرا سبق	اَلْحِكَايَةُ الثَّالِثَةُ تیسری کہانی
٤. اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ چوتھا سبق	اَلْحِكَايَةُ الرَّابِعَةُ چوتھی کہانی
٥. اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ پانچواں سبق	اَلْحِكَايَةُ الْخَامِسَةُ پانچویں کہانی
٦. اَلدَّرْسُ السَّادِسُ چھٹا سبق	اَلْحِكَايَةُ السَّادِسَةُ چھٹی کہانی
۷. اَلدَّرْسُ السَّابِعُ ساتواں سبق	اَلْحِكَايَةُ السَّابِعَةُ ساتویں کہانی
۸. اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ آٹھواں سبق	اَلْحِكَايَةُ الثَّامِنَةُ آٹھویں کہانی
۹. اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ نواں سبق	اَلْحِكَايَةُ التَّاسِعَةُ نویں کہانی
۱۰. اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ دسواں سبق	اَلْحِكَايَةُ الْعَاشِرَةُ دسویں کہانی

تنبیہ ۱: مذکورہ اعداد سب معرب ہیں، مگر أُولٰى پر اعراب نہیں آسکتا کیوں کہ وہ مقصور ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸)

تنبیہ ۲: اعداد وصفی کی جمع "سالم" آتی ہے: اَلْأَوَّلُوْنَ، اَلثَّانُوْنَ، اَلثَّالِثُوْنَ، العاشرون تک۔

تنبیہ ۳: الأوّل کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْأَخِیْرُ بھی آتا ہے: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ﴾[1]

تنبیہ ۴: کبھی الأوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصّہ مراد لیا جاتا ہے اس وقت اس کی جمع ہوگی أَوَائِلُ. اسی طرح اٰخِر کی جمع أَوَاخِرُ، أَوْسَطُ (درمیانی حصّہ) کی جمع أَوَاسِطُ: أَوَائِلُ رمضانَ (رمضان کے ابتدائی ایام) أُوْلٰی (مؤنث) کی جمع أُوَلُ اور أُوْلَیَاتٌ.

ب: ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱. الدّرسُ الحَادِيْ عَشَرَ گیارہواں سبق	الحكايةُ الحَادِيَةَ عَشْرَةَ گیارہویں کہانی
۱۲. الدرسُ الثَّانِيَ عَشَرَ بارہواں سبق	الحكايةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ بارہویں کہانی

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ ۵: مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد أَحَدَ عَشَرَ کی مانند فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں، مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ، في اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، في خَامِسِ عَشَرَ رمضانَ.

ج: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ تک:

مذکورہ بالا تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں) اَلْحَادِيَةُ والثَّلَاثُوْنَ (اکتیسویں) اَلْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الكتابُ الْأَوَّلُ، الدرسُ الْحَادِي والْعِشْرُوْنَ.

[1] حدید: ۳

کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا) خامِسَةُ الْبَنَاتِ۔[1]

۳۔ عدد وصفی میں اٰحَاد (اکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور أَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْأَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ. (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الألف کی جگہ وَأَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶: اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے، حصّے) میں سے آدھے (۱/۲) کے لیے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لیے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع أَثْلَاثٌ یعنی (۱/۳)۔

رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع أَرْبَاعٌ یعنی (۱/۴)۔

خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع أَخْمَاسٌ یعنی (۱/۵)۔

سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع أَسْدَاسٌ یعنی (۱/۶)۔

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع أَعْشَارٌ تک۔

ثُلُثَانِ (۲/۳)، ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ (۳/۴)، خَمْسَةُ أَثْمَانٍ (۵/۸)۔

تنبیہ ۷: ان کسور میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ (۴/۱۱)، أَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ (۱۱/۲۰)۔

مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ عَلٰى عِشْرِيْنَ (۱۱/۲۰)۔

---

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

اگر عددِ صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: أَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ (۴ ۳/۵)، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰى أَرْبَعِيْنَ (۵ ۱۵/۴۰)۔

تنبیہ ۸: کبھی (۱/۴) کو ـ، (۱/۲) کو ۷، (۳/۴) کو ⩤ کی شکل میں لکھتے ہیں: مثلاً (۱/۴ ۲) کو ـ ۲، (۱/۲ ۲) کو ۷ ۲، (۳/۴ ۲) کو ⩤ ۲ لکھیں گے۔

یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ دودو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰى[1] وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. (سوار دودو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً.

تنبیہ ۹: ''ایک ایک'' کے لیے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور أُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لیے بولتے ہیں فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی: جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِيٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مذکر	مؤنث
ثُنَائِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلَاثِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا تین ہوں)	ثُلَاثِيَّةٌ
رُبَاعِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا چار ہوں)	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا پانچ ہوں)	خُمَاسِيَّةٌ

[1] مَثْنٰى وَثُلَاثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالتِ نصبی میں ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۲)

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو۔

اعدادِ مرکب ومعطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لیے) ذَاتُ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لیے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو۔

۷۔ ''پہلی بار، دوسری بار'' وغیرہ بتانے کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عدد وصفی کو صفت بناؤ: مرَّةً أُوْلٰى يا اَلْمَرَّةَ الأُوْلٰى: قرأت القرآن المرأة الأُوْلٰى، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح المرّةَ العاشرةَ، المرّةَ الحادِيةَ عَشْرَةَ، المرّةَ الْمِئَةَ.

عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: أَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ، مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۱۰: مَرَّةً أُوْلٰى کو أَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرٰى اور تَارَةً أُخْرٰى بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ''ایک بار، دوبار'' کے معنی ادا کرنے کیلئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً يا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دوبار) اور زیادہ کے لیے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگادیتے ہیں: ثَلَاثَ مرّاتٍ، أَحَدَ عشر مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ''کئی بار'' یا ''بارہا'' کے لیے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُهُ مِرَارًا (میں نے اسے بارہا دیکھا) اس معنی کے لیے كَمْ خَبَرِيّة (دیکھو سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کرسکتے ہیں: كَمْ مَرَّةٍ يا كَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ.

۱۰۔ ''کئی'' یا ''بہتیرے'' بتلانے کو بھی كَمْ خَبَرِيّة استعمال کرتے ہیں: كَمْ غُلَامٍ يا كَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی (مؤنث ہے أَوْسَطُ کا) درمیانی	قِطَارٌ (جـ قُطُرٌ) ریل، ٹرین، اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّةٌ (جـ قَارَّاتٌ) براعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (جـ قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان، کھانے کی میز
جِدَارٌ (جـ جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (جـ حُظُوْظٌ) حصّہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (جـ أَزْوَاجٌ) جوڑا، مرد یا عورت	طَابَ (ض، ی) پسند آنا، عمدہ ہونا
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے، لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا، عزت دینا، مدد دینا
سَارَ (ض، ی) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (جـ عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْف غار

مشق نمبر ۱۷

١. إنَّ السُّوْرَةَ الأُوْلٰى من القرآنِ المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ.

٢. تَعْلِيْمُ أَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ في الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْأَرْبَعِيْنَ والخامِسِ والأربعينَ والسَّادِسِ وَالْأَربعينَ.

٣. في أَيِّ سَاعةٍ تُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عَندنا؟

٤. أَتَشَرَّفُ بِالْمَجِيْءِ عِندكم في السَّاعَةِ الثّامنة إن شاء اللّٰه تعالٰى.

٥. كنتُ في منزلك السّاعةَ التّاسِعَةَ ورُبْعٍ وبَقِيْتُ في انتِظَارِكَ نصفَ ساعةٍ، والسّاعةَ التّاسِعَةَ وثلاثَةَ أرباعٍ خرجْتُ من الدّار.

٦. بَلْدَةُ فُونَا (پونا) تَبْعُدُ عنَّا نَحو خمسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ.

٧. رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ أَرْبعِ ساعاتٍ.

٨. تُقْسَمُ إِفْرِيْقِيَّةُ إلى سبعةِ أقسام: الاوّلُ يشْتَملُ عَلٰى بلادٍ يُرْوِيْهَا النِّيْلُ، وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ، والثّاني بلادُ المغربِ وفيه الجزائر ومَرَاكِشُ، والثّالثُ إفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجبارُ، والرابعُ إفريقيّةُ الوُسْطٰى، والخامسُ إفريقية الغَرْبِيَّةُ، و السّادسُ إفْريقية الجَنُوْبِيَّةُ وفيها بِلادُ الرَّاسِ، والسّابعُ الجزائرُ التّابعَةُ لِهٰذِهِ القارَّةِ.

٩. خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هٰذا البِطّيخ وأنا اٰخذُ الثُّلُثَ الأخيرَ.

١٠. قُسِّمَ ما تَرَكَ أَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ أمّي منه الثُّمُنَ (٨/١) ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ، وخُمُسًا واحدا وَجَدَتْ أُخْتي، والخُمُسَيْنِ البَاقِيَيْنِ (٥/٢) وَجَدَ أخي.

١١. يَمْشِي العسكريّونَ صباحًا ثُلَاثَ ورُبَاعَ، ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى وثُلَاثَ.

١٢. البناتُ دخلن المدرسةَ فُرَادٰى.

١٣. قرأت القراٰن مِرارًا وَفِي كُلِّ مرَّةٍ أَحْسَسْتُ كَأَنِّيْ أَقْرَؤُهُ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى.

١٤. وَرَدْتُ اليومَ في المدينة المنوّرة المرّةَ الثّامنةَ وأقمتُ هُنَاكَ شهرا وبضعةَ أيام في كلّ مرَّة.

١٥. زرتُ الشامَ المرّةَ الأُولٰى وأعُود إليها إن شاء اللّٰه تعالٰى مرّةً أُخرٰى.

١٦. سِرْتُ كَمْ من البُلْدان لٰكِنْ مَا رَأَيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتِي هي عاصِمةُ مِصْرَ.

مشق نمبر ۷۲

مِنَ الْقُرْاٰن

۱. سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ (أصحاب الكهف) رابعُهُم كَلْبُهم ويقولون خَمْسَةٌ سادسُهم كلبهم.

۲. اِذْ[1] اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهما فعزَّزْنا بثالثٍ

۳. ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ.

٤. ولكم نصفُ ما تَرَكَ ازواجُكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ط فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فَلَكُمُ الرُّبُع مِمَّا تَرَكْنَ.

۵. ولَهُنَّ الرُّبُع مِمّا ترکتم.

٦. وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ.

۷. يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ[2] فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ما تَرَكَ.

۸. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساء مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ.

۹. لقد جئتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

۱۰. اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ.

۱۱. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وفيها نُعِيْدُكم ومنها نُخْرِجُكم تارةً أُخْرٰى.

مشق نمبر ۷۳

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ اسمائے موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

---

[1] إِذْ: جب کہ [2] اُنْثٰى کا تثنیہ اُنْثَيَانِ یا اُنْثَيَيْنِ ہوتا ہے۔

۲۔ قرآن کی دوسری سورت سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۱/۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹے میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لیے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کیے اور چھٹی دفعہ وہ مکّہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے)۔

۱۵۔ ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لیے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:

الف: أَيَّامُ الْأُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن):

يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَحَدِ	یک شنبہ	اتوار
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْاِثْنَيْنِ	دوشنبہ	پیر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الثَّلَاثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَرْبَعَاءِ	چہارشنبہ	بدھ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْخَمِيْسِ	پنج شنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱: اکثر يَوْمُ کا لفظ بولا جاتا ہے نَهَارُ کم بولتے ہیں، کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں الثَّلَاثَاءُ وغیرہ۔

ب: شهور السّنةِ الإسلاميّةِ أَوِ القَمَرِيّةِ:

١. اَلْمُحَرَّمُ	٢. اَلصَّفَرُ يا صَفَرُ	٣. رَبِيْعُ الْأَوَّلُ
٤. رَبِيْعُ الثَّانِيْ	٥. جُمَادَى الْأُوْلٰى	٦. جُمَادَى الْأُخْرٰى
٧. رَجَبُ	٨. شَعْبَانُ	٩. رَمَضَانُ
١٠. شَوَّالُ يا اَلشَّوَّالُ	١١. ذُو الْقَعْدَةِ	١٢. ذُو الْحِجَّةِ

تنبیہ۲: جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔ (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں:

اَلْمُحَرَّمُ الحَرَامُ[۱] صَفَرُ الْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[۲] یا الْمُرَجَّبُ[۳] (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں) شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامُ.

تنبیہ۳: محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں، لکھنے میں اس کی طرف (ھـ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ۴: یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (جـ أَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (جـ حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (جـ حُؤُوْلٌ، أَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶/ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب کہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

ج: شهور السّنة العيسويّة أو الشّمسيّة:

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَايِرُ	جنوری (۳۱ دن)	فِبْرَايِرُ	فروری (۲۸ دن)
مَارْسُ	مارچ (۳۱ دن)	أَبْرِيْلُ	اپریل (۳۰ دن)
مَايُوْ	مئی (۳۱ دن)	يُوْنِيُوْ	جون (۳۰ دن)

[۱] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت وعزت والا۔ [۲] بے مثل۔ [۳] عظمت والا۔

يُوْلِيُوْ يا لُوْلِيُوْ	جولائی (۳۱ دن)	أَغُسْطُسُ	اگست (۳۱ دن)
سَبْتَمْبَرُ	ستمبر (۳۰ دن)	أَكْتُوْبَرُ	اکتوبر (۳۱ دن)
نُوْفِمْبَرُ	نومبر (۳۰ دن)	دِسِمْبَرُ	دسمبر (۳۱ دن)

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

كَانُوْنُ الثَّانِيْ	جنوری	شُبَاطُ	فروری
اٰذَارُ	مارچ	نَيْسَانُ	اپریل
أَيَّارُ	مئی	حَزِيْرَانُ	جون
تَمُوْزُ	جولائی	ابُ	اگست
أَيْلُوْلُ	ستمبر	تِشْرِيْنُ الْأَوَّلُ	اکتوبر
تِشْرِيْنُ الثَّانِيْ	نومبر	كَانُوْنُ الْأَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵: مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر، اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سال عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

سنہ قبل المسیح (B. C.) کی طرف (ق م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (A. D.) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لیے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:

۱۔ یا تو اسے لفظ شهر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ.

۲۔ یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفت بناؤ: اليوم/ التاريخ الثامنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ.

سال کے لیے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: أَوَّلَ يَنَايِرَ سَنَةِ ١٩٤٤ (سَنَةِ أَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ).

جب کہنا ہو ''فلاں تاریخ کو'' تو ابتدا میں فِـــيْ لگا دو یا عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھو: بَـدَأَتِ الْـحَـرْبُ الْـكُبْـرَى الْأُوْلٰى في اليوم/ التاريخ الرّابع مِن أَغُسْطُسَ یا رابعَ أَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤. (پہلی جنگِ عظیم ۴/اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ أَواخرِ شَهْرِ سبتمبرَ ١٩٣٩.

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں، اس طرح: وُلِدَ رشِيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامسِ عَشَرَ من شَهرِ يَنَايِرَ سنة ١٩١٦. (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵/جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُـوُفِّـيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ١٩٢٥. (سعید نے ۲۰/مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ۲: وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے، اَلْمُتَوَفِّيْ غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلا:

۱۔ وُلِدَ الْحُسينُ بنُ عليٍّ رضی اللہ عنہ لخمسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ أربعٍ. اس کے لفظی معنی ہوں گے: ''پیدا ہوئے حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب کہ پانچ

(راتیں) گذر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے۔'' مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے۔اسی لیے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیوں کہ لَیَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

۲۔ قُتِلَ عثمانُ رضی اللہ عنہ یومَ الجمعةِ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلتْ من ذي الحجَّةِ سنةِ خمسٍ وثَلَاثِيْنَ. (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے بہ روز جمعہ ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو)۔

۳۔ ماتَ أبُو بكرٍ الصّديقُ رضی اللہ عنہ يوم الثلاثاءِ لِثمانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخْرٰى سنةِ ثلاثَ عَشْرَةَ. (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بہ روز سہ شنبہ جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَ (۷- دراصل اِوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَكَ (ن) پرونا، کوئی مسلک اختیار کر لینا
أَدّٰى (۲) ادا کرنا	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
اِنْقَضٰى (۶-ی) ختم ہو جانا	ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا، غلبہ پانا
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا، گر جانا	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا
هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا	عامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال۔یعنی وہ سال جب کہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانۂ کعبہ =

رَبِیْعٌ موسم بہار	= ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکّہ پر چڑھائی کی تھی۔
اٰنِسَۃٌ پاکیزہ دل والی، جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ''مس''	عَامِرٌ آباد
اِنْشِرَاحٌ (۶، مصدر ہے) دل کا کھل جانا، خوش ہونا	عَقْدٌ گرہ لگانا، نکاح
أُهْبَةٌ تیاری سفر کی	عُلْيَا (مؤنث ہے أَعْلٰی کا) بہت بلند
بَهْجَةٌ رونق، خوش نمائی	غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
تَشْرِيْفٌ (مصدر ہے شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا	غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی حصّہ
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ	فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
حَفْلَةٌ (ج حَفْلَاتٌ) مجلس، جلسہ	قَرِيْرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا، جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی	كَرِيْمَةٌ عزت والی، محاورے میں ''صاحبزادی'' کی جگہ بولا جاتا ہے۔
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ	اَلْمَجَرُّ ملک ہنگری
زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی	مُجُوْسِيٌّ آتش پرست
سِيَاسَةٌ عدل وحکمت کے ساتھ ملکی انتظام	مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن	مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا
سَلْخٌ چھلکا، کھال، کینچلی	

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:

١. وُلِدَ سيّدُنا محمّدٌ رسولُ اللّٰهِ (ﷺ) بمكّةَ عامَ الفيلِ في اليومِ الثاني عَشَرَ من ربيعِ الأوّلِ المطابقِ التاسعَ والعِشرينَ من شهرِ أَغُسْطُسَ سنةِ ٥٧٠ م (سَبْعِينَ وخمس مائةٍ) وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيغِ رسالَتِهِ إلى النّاس لمّا بَلَغَ (ﷺ) أَرْبَعِينَ، فَدعَا قَومَهُ إلى دِينِ اللّٰهِ ثَلاثَ عَشْرَةَ سنةً، لٰكِنْ ما اٰمَنَ مِنْهُمْ إلّا قَلِيلٌ، بَلْ اٰذَوْهُ وَأَرادُوْا قَتْلَهُ فَهَاجَرَ بأَمْرِ اللّٰهِ تعالٰى إلى المَدِيْنَةِ وَوَصَلَ إلَيْهَا لِستَّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شَهرِ يُوْلِيُوْ سَنةِ ٦٢١ م (إحدٰى وعشرين وستّمائةٍ) ومن هُنَا بَدَأَتِ السّنةُ الهجريّةُ، فَنَصَرَهُ اللّٰه تعالٰى في المدينةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الكُفْرِ والضَّلالِ بأُصُوْلِهَا من جميعِ العربِ، وسَلَكَهُمْ فِيْ دِيْنٍ واحدٍ دينِ الإسْلَامِ وجعل كَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ العُلْيَا فِيْ مُدَّةِ عَشْرِ سِنِيْنَ، ثمّ تُوُفِّي قَرِيْرَالْعَيْنِ بيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّانِيْ عَشَرَ من ربيعِ الأوّلِ سنةِ ١١هـ (إحدٰى عَشْرَةَ من الهجرة) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَأصحابِهِ وأَتْبَاعِهِ أجمعين.

٢. أَعْدَدْتُ أُهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ في غُرَّةِ شهرِ ذي الْقَعْدَةِ الحَرامِ سَنةِ ١٣٦١هـ (إحْدٰى وَسِتِّيْنَ وثَلاثِمِئَةٍ وألف من الهِجْرَةِ) وَوَصَلْتُ إلى مَكَّةَ الْمعظَّمَةِ في مُنْسَلَخِ ذٰلك الشّهر وأدَّيتُ الحجّ تَاسِعَ ذي الحِجَّةِ الحرام ومَكَثْتُ هُنَاكَ قليلًا ثمّ خَرَجْتُ من مكةَ إلى الْمَدينةِ لزيارةِ المسجدِ النَّبويّ وقبرِهِ (ﷺ) أوّل المحرّمِ الحرامِ سنةِ ١٣٦٢هـ (سنة اثْنَتَيْنِ وسِتِّيْنَ وثَلاثِمِئَةٍ بعدَ الأَلْفِ).

٣. وصلَنا كتابُكُمُ العزيزُ المُؤرَّخُ بيومِ الإثنَينِ الثّالثِ عشر من المحرّم الحرامِ سنة ١٣٦٣هـ الموافق ١٠/ يَنايَرَ سنةِ ١٩٤٤م وهُو جوابٌ لِرِسالَتِنا إليكُمُ المؤرَّخَةِ بيومِ الثّلاثاء سلخِ ذي الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢هـ.

٤. عَمْرُو بْنُ العاصِ المُتوَفّى سنة ٤٣[1] للهجْرَةِ هو الّذي فَتَحَ مِصْرَ في السنةِ العِشْرِينَ فيْ خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضي الله عنهما.

٥. وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ رضي الله عنه في النِّصفِ من رمضانَ سنةِ ثَلَاثٍ من الهجرةِ، وهو أَصَحُّ ما قِيْلَ في وِلادته.

٦. الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ رضي الله عنه هو أوّلُ خليفةٍ دُعِيَ بأميرِ المؤمنين، ظهر الإسلامُ يومَ إسلامِهِ ولذلك لُقِّبَ بالفاروق، كان عالما فقيهًا تَقِيًّا لم يبلغ أحدٌ في العدل والعقل وتدبير الممالك وحسن السّياسةِ إلى دَرَجَتِه، قال ابن مسعود رضي الله عنه: أَحْسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة أَعْشَار العلم، ملأ العالَمَ بالأمن والعدل، طَعَنَهُ أَبُوْ لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوْسِيُّ بالمدينة يوم الأربعاء لأربعٍ بقِيْنَ من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين ومات أوّل المحرّم سنة ٢٤ ودُفِنَ بجانب قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

٧. تُوُفِّيَ أَبِيْ (رحمه الله) بمكّةَ المكرّمةِ في التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذي الحجّة الحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨هـ (سنةَ ثمانٍ وثلاثِمئةٍ بعدَ الْأَلْفِ) حِيْنَ كنتُ أنا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ تَقْرِيْبًا.

٨. اِبْنِي الْأَكْبَرُ محمّدٌ وُلِدَ صَبَاحَ الجُمُعَةِ التّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رَابِعَ عَشَرَ أَغُسْطُسَ ١٩١٣م.

---

[1] الثالثة والأربعين يا ثلاثٍ وأربعين.

٩. يَبْتَدِئُ فصلُ الرّبيع من أَحَدٍ وعشرين اذار (مارس) والصَّيْفُ من ٢١/ حَزِيْرَانَ (يُوْنِيُوْ) والخريفُ من ٢١/ أَيْلُوْلَ (سبتمبر) والشِّتاءُ من ٢١/ كانونِ الأوّلِ (دسمبرَ).

١٠. أَخْبَرتْنَا الْجَرَائِدُ مِنْ لَنْدَنَ أَنَّ في الحربِ العَالَمِيّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَر ١٩٣٩م إلى سبتمبر ١٩٤٤ قد انْهَدَمَتِ البُيُوْتُ بالقَنَابِلِ فَوْقَ أَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ (٤٠,٠٠,٠٠٠) في إنْكَلْتَرَا وَحْدَهَا، أمّا في رُوْسِيَّا وبلْجِيْكَا وفَرَانْسَا وإيطَالِيَا وبُولَنْدَا ويُوْنَانَ وَالْمَجَرِ وَأَلْمَانِيَا وَمَا عَدَاهَا من مَمَالِكِ أُوْرُوبّا الرَّاقِيَةِ فَلَا عَدَّ وَلَا حَدَّ. وَقِسْ عَلَى هٰذَا أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاك مئاتِ ألفِ نُفُوْسِ المُحَارِبِيْنَ وغَيْرَ المُحَارِبِيْنَ، فَنَعُوْذُ باللّٰه مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ.

١١. صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزّوَاجِ:

الحمد للّٰه على نِعَمِه، وبَعْدَ الإتّكالِ عَلَيهِ سُبْحَانَهُ عَزَمْنَا على عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنَا رشيدٍ مع الأنِسَة جميلةَ كَرِيْمَةِ الْخَوَاجَا عبد اللّٰه الدهلوي في جُنَيْنَةِ الْحَفَلَاتِ بشارعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقعِ في الرابعِ عَشَرَ من شَهرِ ربيعِ الأوّلِ سَنَةِ ١٣٦٣هـ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفَكُمْ لَنَا وللِاحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ. لَا زِلتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الْأَفْرَاحِ.

الدّاعي مُخْلِصُكُمْ

فُلان

مشق نمبر ۷۵

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل

گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یک شنبہ ۳؍صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰؍جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر تبصیر الرحمن کے مصنّف حضرت مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں، جن کی وفات بتاریخ ۸؍جمادی الاخریٰ ۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰؍جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵؍جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا، پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں ان شاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحب زادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفل نکاح بتاریخ ۲۱؍شعبان المعظّم ۱۳۶۵ ہجری، بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔

امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمّل کردیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

خلیل

أَجِبِ الأَسئِلَةَ الآتِيَةَ بالعَرَبِيّةِ.

۱. متٰى وُلِد محمَّدٌ رسولُ اللّٰه ﷺ ومتٰى تُوُفِّيَ؟

۲. متٰى توفّي أمير المؤمنين عمر رضی اللہ عنہ ومَن جَرحَه وأين دُفِنَ؟

٣. هل تعلم تاريخ وفاة سيّدنا أبي بكر الصّديق رضي الله عنه؟

٤. من أيّ تاريخ بدأت السّنة الهجريّة؟

٥. بَيِّنْ أسماء الشهور الشّمسيّة عند أهل الشام وأهل مِصْرَ؟

٦. متى يبتدئ الربيع في مِصْرَ؟

٧. هل تعلم كَم من البيوت انهدمت في إنكلترا في الحرب العالمية الماضيَة؟

مكتوبٌ من أبٍ إلى ابنٍ لهُ يُوَبّخُهُ على نُقصان دَرَجات[1] السُّلوك[2]

ولدي العزيزَ!

سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاته.

قد جاء ني من قِبَلِ[3] رئيس المدرسة شهادة[4] ثلاثة الأشهر الماضية، مستملةً على ما تستحقّه من الدّرجات في تلك المُدّة. فرأيت أنّ درجاتِ شُغلِك جيّدةٌ مرضيّة، ولٰكن درجات سُلُوكك قليلةٌ رديئة؛ لأنّها ثلاثٌ من عَشْرٍ فقط. ومن البديهيّ[5] أنّ هٰذا أمرٌ هَيُهَاتَ[6] أنْ يَقَعَ عندي مَوقِعَ الاستِحسَان؛ فإنّ العلوم التي تتلقّاها وإن كانت ضُروريّةً، ليست بشيء في جانب (بمقابلہ) التهذيب وإنّي بعد الاختبار[7] الطويل والتّجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يَقْترِنْ[8] بالتّهذيب؛[9] لِأَنّ

---

[1] دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ [2] سلوك: چلنا، چال چلن۔ [3] طرف سے۔
[4] گواہی، رپورٹ۔ [5] بديهيٌّ: ظاہر، کھلی بات۔ [6] بعید ہے، ناممکن ہے۔
[7] آزمائش۔ [8] اِقْتَرَنَ: قرین اور متّصل ہونا۔ [9] شائستگی، درست کرنا۔

الإنسان لا يُعَدّ إنسانا، فَضْلًا[۱] عَنْ أَنْ يُعَدَّ مُسلمًا إلّا إذا حسُنَتْ أخلاقه وكَمُلَتْ صفاته، ويا لَلْأَسَفِ![۲] إنّ تهذيب الأخلاق في عصرنا هٰذا قد أصبح مَسْكُوتًا[۳] عنه في أكثر المَدارس. وَلِذا[۴] يا بُنيّ! لم أُرْسِلْك إلّا إلى المدرسة التي طار صِيْتُهَا[۵] في حُسْنِ التعليم والاعتناء[۶] بالآداب والتهذيب، لِتُصلِحَ نفسَك وتهذّبَ أخلاقَكَ، فَإن أردت أن تُرْضِيَنِيْ وتُزِيْلَ آثارَ سُخْطِي فاجتهد حتى تنالَ دائمًا أعلٰى درجةٍ في السّلوكِ؛ فإنّ هٰذا يُهِمّنِي[۷] أكثرَ من العُلوم.

والسلام

والدك عُبَيْد اللّٰه

۱؎ اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائے کہ۔ ۲؎ نہایت افسوس ہے۔

۳؎ سَكَتَ ـُ خاموش ہونا، اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔

۴؎ اسی لیے۔ ۵؎ آوازہ۔ ۶؎ توجہ دینا۔ ۷؎ أَهَمَّ: اہم سمجھنا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو ''کتنے بجے ہیں؟'' تو کہا جائے گا: كَمِ السَّاعَةُ؟ (السَّاعةُ كَم؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السَّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ؟

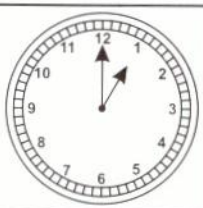 السَّاعَةُ واحِدَةٌ تَمَامًا (ٹھیک ایک بجا ہے)	السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعَشْرُ دَقَائِقَ (ایک بج کر دس منٹ)
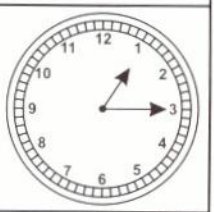 السَّاعَةُ واحِدَةٌ ورُبْعٌ (سوا بجا ہے)	السَّاعَةُ واحِدَةٌ ونِصْفٌ (ڈیڑھ بجا ہے)
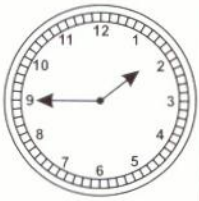 السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ يا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبْعًا (ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)	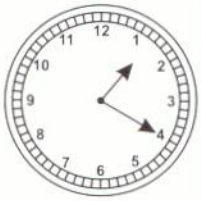 السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثُلُثٌ يا السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً (ایک اور تہائی یا ایک بج کر بیس منٹ)

تنبیہ ۱: سَاعَةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی سَاعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لیے بھی یہ لفظ آیا ہے: ﴿اقتربت السَّاعَةُ﴾ .

منٹ کو دقیقة (جـ دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانية (جـ ثَوَانٍ یا الثَّوَانِيْ) کہا جاتا ہے۔ گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السَّاعة یا إِبْرَةُ السَّاعةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائے گا، تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے: متٰی ذهبتَ یا تذهبُ إلی المدرسة؟ تو جواب ہوگا: ذهَبْتُ یا أَذْهَبُ إلی المدرسة ساعةَ عشرٍ و نصفٍ یا اَلسَّاعَةَ العاشرةَ والنصفَ یا في الساعةِ العاشرة والنِّصْفِ. (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَهارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) أَفْطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح جِئتُ صَباحًا، مَساءً، ضُحًى، ظُهْرًا، عِشاءً وغیرہ۔

لَيْل، نَهار، صَباح اور مَساء پر في لگا کر بھی بولا جاتا ہے: في اللَّيل والنّهارِ.

ظهر، عَصر، عشاء اور ضُحًى پر لفظ وَقْتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاءنِيْ أَخُوك وَقْتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ.

گذشتہ کل کو أَمْسِ (کبھی بِالْأَمْسِ) اور پرسوں کو أَوَّلَ أَمْسِ یا قَبْلَ أَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: أَتَيْتُكَ أَمْسِ وأَوَّلَ

أَمسِ و سَاٰتِيكَ غدًا و بعدَ غدٍ إن شاء اللّٰه تعالٰى.

تنبیہ۲: لفظ أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَيْلَة پر لفظ ذَاتَ بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِيتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبَاكَ فِي المسجدِ. (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)، ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

تنبیہ۳: اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے، اس کا کچھ بیان سبق (۴۳) میں تم پڑھ چکے ہو۔ تفصیل سبق (۶۲) میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو ''تیری عمر کیا ہے؟'' تو کہا جائے گا: كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ كم سنةً أَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا: عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَة سنةً یا أَنَا ابْنُ خمسَ عَشْرَةَ سنةً. کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: هو ابنُ عشرينَ (وہ بیس سال کا ہے) هي بنتُ خمسينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا	حِفْظٌ (س-مصدر) حفاظت، نگہبانی
اَلْأَشُدُّ قوت، سنِ بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	رَوَاحٌ شام

أَفَاضَ (ا-ی) بہانا، جاری رکھنا	سَوّٰی (۲-ی) برابر کرنا، درست کرنا، بنانا، کرنا، (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشّٰی (۴-ی) رات کا کھانا کھانا	صِغَرٌ چھٹپن، بچپن
تَغَدّٰی (۴-و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ (ض،ی) زندہ رہنا
تَمَدّٰی (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدّٰی بنالیتے ہیں) دراز ہونا، لیٹ جانا	غُدُوٌّ صبح
تَمَشّٰی (۴-ی) ٹہلنا، چلنا	كَلَّا ہرگز نہیں، خبردار
جَمْعًا اِکٹھا	كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا، بنانا
حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا، تحقیق کرنا، کہنے کے مطابق کر دکھانا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈّا
مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈّا	

مشق نمبر ۷۶

١. هَل عِنْدَكَ ساعةً يا سعيد؟	نَعَم يا سَيِّدي عِندي ساعةٌ.
٢. الأن كم السّاعةُ؟	السّاعةُ عِندي خمسٌ وعشر دَقَائِقَ.
٣. في أي ساعَةٍ خرجتَ من البيت؟	خَرجْتُ الساعةَ الخامسةَ إلّا رُبعًا.
٤. كيف تَعْرِف السّاعَةَ والدّقيقة؟	أعرف الساعةَ بالعَقرب الصّغيرة والدقيقة بِالكَبيرة.

٥. طَيِّب! وهل في ساعتك إبْرة الثّواني؟	نَعَم، يا سَيِّدِي! فيها إبْرة الثواني.
٦. هَلْ تَعلم كَم ثانيةً تُساوِي دقيقةً؟	ستون ثانية تساوي دقيقة.
٧. وَكَمْ دَقِيقة تُسَوِّي ساعةً؟	ستّون دقيقة تُسَوِّي ساعةً.
٨. كم من السّاعاتِ تُكَوِّنَ اللّيلَ والنَّهارَ؟	أربع وعشرون ساعةً تُكَوِّنُ اللّيل والنّهارَ.
٩. هَلْ يَستوي اللّيلُ وَالنّهار دائِمًا؟	كلّا! ليس كذٰلك بل يَكُون النّهار أطولَ في الصّيف واللّيل أَطْوَلَ في الشّتاء.
١٠. أَحْسَنْتَ! شُفْ[1] كم الساعةُ الآن يا بُنَيَّ؟[2]	يا سَيِّدي! الآنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقيقةً.
١١. أَحْسَنْتَ! وهل تَتَذّكر كَم سنةً عمرك؟	نعم! عمري اليوم أربع عشرة سنة وستة أشهر وبضعة أيام.
١٢. هل بلغ أخوك الكبير أَشُدّهُ؟	نعم! هو (ما شاء اللّٰه) في السنةِ العشرين اليومَ.
١٣. وكم سنة عمر أُختك الصّغرٰى؟	يا سيّدي! في الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنين.
١٤. وهل بلغتْ كريمةُ عمّك حَسَنُ باشا عَشْرَ سَنَواتٍ؟	أظن أنّها لم تبلغ عشرًا، بل هي في السنة التاسعة إلى الآنِ.

[1] شُفْ (دیکھ) امر ہے، شَافَ يَشُوفُ (= دیکھنا) سے۔ [2] میرے پیارے بیٹے۔

۱۵. أحسنت وأَجْمَلْتَ! بارَك اللّٰه فيك.	وأنت يا أُستاذي الشفيقَ! أدام اللّٰه فُيُوضَكَ.
۱۶. يا سعيد! إني سُرِرْتُ بفهمك في صِغَرِك، وأرجو أنّك إذا بلغت أَشُدَّك ستكون شابًّا نافعًا للقوم.	اٰمين! حقّق اللّٰهُ رجاءَك وجعلني خادما للإسلام والمسلمينَ.

مشق نمبر ۷۷

۱. رَكِبْنا طائرةً من مطار بمبائي صباحًا بعد[1] ما صلّينا الفجر وأكلنا الفطور وشربنا الشّاي، وطارت الطيارة ساعةَ سبعٍ وعشرِ دقائِقَ وما بَرِحَتْ تطير حتى بلغت محطةَ الطيارات في دهلي ساعة اثْنَتَي عشرة تمامًا، فنزلنا من الطيارة وأدّينا الأُمورَ اللّازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدينا و تمدّينا قليلا للاستراحة، ثمّ صلّينا الظّهرَ والعصرَ جمعًا ثمّ رَجعنا من دهلي في نفس تلك الطّيارة (اُسی طیارے میں) ساعة ثلاثِ ونصفٍ، فَوَصَلْنا إلٰى منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّينا المغرب والعشاء جمعًا وأكلنا العَشَاءَ (وتَعَشَّيْنَا) وتَمَشّينا قليلًا ثُمَّ عُدْنَا إلى حجرة النّوم، فسُبْحَان الذي سَخّر لنا البحرَ والبَرق والرّياحَ ويُفِيْضُ علينا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرَّوَاح.

۲. يكون طُلوع الشمس في اليوم السابع والعشرين من سبتمبر الساعةَ

---

[1] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد۔ اس جملے میں مَا مصدریہ ہے، جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵)

٥ و ٥٠ دقيقةً (الساعة الخامسَة وخمسينَ دقيقةً) والغُروبُ الساعة ٦ و ٥٦ دقيقةً.

٣. طلعت الشمسُ اليومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ، وَغَرَبتْ ساعة سَبْعٍ واثنَتين وَأَربَعِين دَقِيقةً.

٤. كان عِندِي شابٌّ لَمْ يَبْلُغْ مِن العُمر أكثر من سبع عشرة سنةً.

٥. عُمْرُ أَخِي الأكبر خمسٌ وعشرونَ سنةً وأَحَدَ عَشَرَ شهرًا ويَبلغُ في أَواسِطِ رَمَضَانَ الْاٰتِي سِتًّا وعشرين إن شاء اللّٰه تعالٰى.

٦. هذا الغلام ابنُ عَشْرِ سنين وتلك أخته الكبيرة بنتُ خمس وعشرين.

٧. ماتَتْ جَدّتُهُ (رحمها الله) في أَواخِرِ السّنة الماضية، ولها من العُمر مائة سنةٍ ونَيِّفٌ.

٨. عاش جَدّي قَرنًا كامِلًا وتُوُفِّيَ (رحمه الله) في السنة الماضِية في رَجَبَ وَلَهُ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة.

٩. قدم القائد الأعظم محمّد علي جناح إلٰى دهلي أوّلَ أمس لِيَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّورٰى فاستَقْبَله المسلمون استقبالًا عظِيمًا.

١٠. سنُسافِرُ من بمبائي غدًا أَوْ بعد غَدٍ إِنْ شاءَ اللّٰهُ تعالٰى.

مشق نمبر ٧٨

اردو سے عربی بناؤ

١۔ آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں۔
٢۔ کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔

۳۔ اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں۔
۴۔ مدرسہ کتنے بجے کھلتا[1] ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
۵۔ اور کب بند[2] ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
۶۔ تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
۷۔ تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
۸۔ گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
۹۔ شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
۱۰۔ اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
۱۱۔ تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدر آباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے ان شاء اللہ۔
۱۲۔ تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
۱۳۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
۱۴۔ شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے! اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
۱۵۔ اچھا! امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

[1] یعنی کھولا جاتا ہے: تُفْتَحُ. [2] یعنی بند کیا جاتا ہے: تُغْلَقُ.

مكتوبٌ مِنُ ابنٍ إلى أَبيه فِي الإستِعْذار[1]

وَالِدِي السَّيدَ المحترمَ

اَلسّلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ.

وَبعد أَداءِ ما فُرِض عليّ من الخضوعِ[2] والاحترام، أَعْرِضُ يا مولايَ أَنَّه قد أتاني كتابكَ العزيز المؤرخ بيوم الأربعاء الرابع عَشَرَ من شهر شعبانَ المعظم ١٣٦٤هـ على حينِ غفلةٍ، وحالَما[3] فَضَضْتُه استروحتُ[4] من طَيّه[5] ريحَ العتاب فشرعت في قراءته بين الرَّجاء والخوف، وإذا[6] بوَمِيضِ[7] السُّخط يلمع من خِلال[8] عِباراتِه فرَاعني[9] هول ذاك الموقف[10] الرهيب وسَالتْ مدامِعي[11] نَدَمًا، لا لِكَوْني أَهْملتُ بعضَ الواجبات بَل لِأَنّي أسخطتُ[12] والدي الحَنُونَ[13] فلذا أقبلتُ على نفسي أَلُومُها لما أَلْبَستْنيهِ[14] لَدَيكَ[15] من رِداءِ[16] الخَجَل ولكن أَمَلِي يا سيّدي مِنْكَ أَنَّك تَغْفِرُ لي هٰذهِ الهفوةَ، لِما تراني من شدّة النَّدامَةِ عَليهِ. وها[17] أَنا ذا طالبٌ دُعاءَكَ الصَّالِحَ. وللّٰه[18] علَيَّ عهدٌ أَنَّك لا تَرَى منّي بعدها إلّا ما يَسُرُّك بِمَنّهِ وكَرمهِ.

وَلدُكَ الخادِمُ

عبد الرَّحمٰن

---

[1] عذرخواہی۔ [2] انکساری۔ [3] حَالَمَا: جونہی۔ [4] اِستَرْوَحَ: سونگھنا۔ [5] طَيٌّ: تہ۔
[6] إذا اس جگہ مفاجات کیلئے ہے یعنی ناگہاں۔ [7] وَمِيض: شرارہ، چمک۔ بہ زائد ہے۔ [8] درمیان، درز۔
[9] راعَ (يَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا۔ [10] موقف: مقام، رهيب: خوفناک۔
[11] مدامِعُ: جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے۔ [12] أَسْخَطَ: غصہ دلایا۔
[13] حَنُون: مہربان، بڑا محبت کرنے والا۔ [14] ضمیر راجع ہے ما موصولہ کی طرف جو "لما" میں ہے۔
[15] لَدَى: نزدیک، لَدَيكَ: تیرے پاس۔ [16] رِداءٌ: چادر۔ [17] ها أنا ذا: "یہ میں ہوں" محاورہ ہے۔
[18] اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنی بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے، پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں، اس لیے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعانی کہلاتے ہیں اور حروف الہجاء (ا، ب، ت، وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المبانی (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں، اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

۵۔ حروف عاملہ کے اقسام حسبِ ذیل ہیں:

الف: حروف الجر یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف):

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

با و تا و کاف و لام و واو و مُنْذُ ومُذْ و خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

۱۔ بِ (سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لیے آتا ہے: كَتَبْنَا بِالْقَلَمِ، طُبِعَ الكتابُ بِمِصْرَ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ،[۱] بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

بِ زائد بھی ہوتا ہے: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾[۲]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے بھی آتا ہے: ذهب حامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا) ذهب کے معنی ہیں ''گیا'' اس کے بعد بِ لگانے سے ''لے جانے'' کے معنی پیدا ہو گئے۔

۲۔ تَ قسم کے لیے آتا ہے جو لفظ اللّٰه کے ساتھ مخصوص ہے: ﴿تَاللّٰهِ لقد اٰثرك اللّٰهُ عَلينا﴾[۳]

۳۔ كَ تشبیہ کے لیے: العلمُ كالنّور (علم روشنی کی مانند ہے)۔

۴۔ لِ یا لَ[۴] (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰهِ، ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ والارض﴾[۵]، قُوْمُوْا لِقُدُوْمِ الْأُسْتاذِ، قلتُ لِزيدٍ، هذا الكتاب لِخالدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَهٗ، لَكُمْ.

۵۔ وَ قسم کے لیے: وَاللّٰهِ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ، ﴿وَالشَّمسِ﴾، ﴿وَالقمرِ﴾،

---

[۱] تو اللہ نے انکے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا۔ [۲] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟ (زمر:۳۶)

[۳] اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ (یوسف:۹۱)

[۴] لام قسم کے لیے بھی آتا ہے: لِلّٰهِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے: لَعَمْرُكَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے۔

[۵] انعام:۷۹

کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی ''بہتیرے'' یا ''بعض''، اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں:

وَبَلْدَةٍ لیس بها أَنِیسٌ
إِلَّا الْیَعَافِیرُ وإِلَّا الْعِیسُ

تنبیہ ۱: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

۶۔ رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کریمٍ لَقِیتُهُ. (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔
کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ إشارةٍ أَبْلَغُ من العبارة.

۷،۸۔ مُذُ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لیے آتے ہیں: مَا رَأَیتُهُ مُذُ یا مُنْذُ یومِ الجُمعةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

۹۔ مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب): سِرْتُ مِنْ بمبائي إلٰی کلکتّة (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوقِ ما شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے) ﴿فَمِنكم كافرٌ ومنكم مُؤْمِنٌ﴾[1] یعنی بعضكم كافِرٌ وبعضكم مؤمنٌ. ﴿مِمَّا[2] (= مِنْ مَا) خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا﴾[3] (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: ما لَنَا مِن شفیع.[4] هَل لكم مِنْ نصیرٍ؟

۱۰۔ فِي (میں، بارے میں، بسبب): الكتابُ فِي الدَّرْجِ.[5] تَكَلَّم زَیدٌ في

---

[1] تغابن: ۲۔ [2] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے۔ [3] نوح: ۲۵۔
[4] ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ [5] دَرْجٌ (جـ أَدْرَاجٌ) میز کا خانہ۔

أَخِيهِ. (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النّارَ في هِرَّةٍ. (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

١١۔ عَنْ (سے، طرف سے): خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ، أَعْطَيْتُه الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ، رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ.

١٢۔ عَلٰى (پر، باوجود): اِجْلِسْ عَلَى الكُرْسِيِّ، ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ﴾[1] (بے شک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحبِ مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

١٣۔ إِلٰى (تک، طرف): سافرتُ من الهند إلٰى مكّةَ، تَوَجَّهْتُ إلى الكَعْبَةِ.

١٤۔ حَتّٰى (تک، یہاں تک کہ، تا کہ): ﴿حَتّٰى مَطْلَعِ الفجرِ﴾[2]، قَدِمَ الحاجُّ[3] حتّى المُشاةِ[4] (حاجی لوگ آ گئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ٢: دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اس وقت جارہ نہیں ہوگا، بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنَا حَتّٰى أُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تا کہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

١٥، ١٦، ١٧۔ حاشا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنی ہیں ''سوا'') یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ٤٣-٨) کے لیے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلَا زيدٍ، حاشا زيدٍ، عَدَا زيدٍ (زید کے سوا سب لوگ آ گئے)۔

ب: الحروف المُشَبَّهَةُ بِالْفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):

إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ. یہ چھ حروف ''إِنَّ اور اس کے أَخَوَات'' بھی

---

[1] رعد:٦ [2] قدر:٥

[3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [4] مُشَاةٌ جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔

کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور ''حروف مشبہ بالفعل'' بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے، إنَّ اور أنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَیْتَ بالکل لَیْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق (۲۵) اور (۳۷) میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

۱۔ إنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: إنَّ رَبَّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ. مگر قَالَ اور اسکے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: ﴿قال إنّه يقول إنّها بقرةٌ صفراءُ﴾[1] قَالَ کے بعد أنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا۔ یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً أنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے، لیکن خاص مقامات میں إنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ يعلم إنّك لَرَسولُهُ واللّٰه يشهد إنّ المنافقين لكٰذِبون﴾.[2]

تنبیہ ۳: إنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہوجاتا ہے: إنّ زيدا حاضرٌ کے معنی وہی ہیں جو زيدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں۔

۲۔ أنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا، بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے:

---

[1] اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے۔ (بقرہ:۶۹)

[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمد ﷺ) اس کا پیغامبر ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔ (منافقون:۱)

سمعتُ أنّ زيدًا شجاعٌ (= سمعت شجاعةَ زيدٍ) لفظی معنی ہیں: ''میں نے سنا کہ زید بہادر ہے'' مطلب یہ ہوا کہ ''میں نے زید کی بہادری سنی'' اس سے معلوم ہوا کہ أنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُؤَوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدرِ مؤوّل ''سَمِعْتُ'' کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ أنَّكَ شُجاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجاعَتُكَ)[1] اس میں شجاعتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴: اس جگہ ایک نحوی معمہ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

أنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ.

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے: اول یہ کہ جملے کے شروع میں أنَّ مفتوحہ آ گیا ہے۔ دوم یہ کہ أنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہیے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ كريمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اسکا حل یہ ہے کہ أنَّ یہاں حرف نہیں ہے، بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضی ہے، دراصل أَنَنَ (آواز نکالنا)[2] ہے۔ زيدٌ اسکا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ كَرِيْمٍ میں كَ حرف جر ہے اور رِيْم (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے ''زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔''

یاد رکھو کہ کبھی إنّ اور أنّ کو مخفّف (ساکن) کر کے إنْ اور أنْ بولتے ہیں۔ اس وقت إنْ شرطیہ اور إنْ نافیہ سے إنْ مخففہ کو ممتاز کرنے کے لیے خبر پر لام تاکید (لَـــ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: إنْ زيدٌ[3] یا

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ [2] کراہنے کی آواز نکالنا۔ [3] بیشک زید عالم ہے۔

زيدًا لَعَالِمٌ. لیکن أَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا: علمتُ أَنْ زَيدٌ عالِمٌ.[1] أَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

إِنَّ اور أَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

إِنْ مخففہ اکثر كَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: ﴿إِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً﴾[2] اور ﴿إِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ﴾[3] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ أَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے تاکہ أَنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنكم مَرْضٰى﴾[4] ﴿لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسالاتِ رَبِّهِم﴾.[5]

وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ ينفعه
أَنْ سَوْفَ يَأْتِي كلُّ ما قُدِرَا[6]

۳۔ كَأَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے آتا ہے: كَأَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ أَسَدٌ.[7]

تنبیہ۵: كَأَنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بہ لَم پر داخل ہوتا ہے: كَأَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ.[8]

---

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی۔ (بقرہ: ۱۴۳)

[3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ (شعراء: ۱۸۶)

[4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ (مزمل: ۲۰)

[5] تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ (جن: ۲۸)

[6] اور جان لے، کیوں کہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے کہ عن قریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ينفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر أَنْتَ کی مستتر ہے۔ أَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے، شعر میں یہ بات جائز ہے۔

[7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

۴۔ لَعَلَّ (شاید، امید کہ) ترجی یعنی امید کے لیے آتا ہے: لَعَلَّ ابْنَكَ تَقِيٌّ (امید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

۵۔ لَيْتَ (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لیے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يعودُ يومًا

فأُخْبِرَهُ بِما فَعَلَ الْمَشِيبُ [۱]

۶۔ لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لیے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہوجاتا ہے اسے دور کرنے کے لیے: جاء الحاجُّ لٰكنّ أَباك ما جاء. جاءَ الحاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آ گیا ہے لٰكنَّ إلخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیہ ۶: لٰكِنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہوجاتا ہے: ﴿اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾ [۲] (سنو! بے شک وہی فسادی ہیں، لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے)۔

ج: حروف النفي: مَا، لَا اور لَاتَ.

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ﴿ما هٰذا بشرًا﴾ [۳] لا رجلٌ أفضلَ منكَ. لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔ کبھی لا پر تَ بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: ﴿لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ [۴] اس میں اسم محذوف ہے اور حِيْنَ خبر ہے جس کو

---

[۱] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے اسکی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب "لیت" کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اسکی خبر ہے۔ فأُخْبِرَهُ تمنی کے جواب میں آیا ہے اسلیے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اسکی تفصیل آئیگی۔ [۲] بقرہ: ۱۲ [۳] یوسف: ۳۱ [۴] ص: ۳

نصب دیا گیا ہے، اصل میں ہے لاتَ الحِينُ حِيْنَ مَناصٍ. (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷: تم نے سبق (۲۰-۳،۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ إنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸: لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے، لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

مَا استفہامیہ (کیا چیز) (دیکھو درس ۱۳)

مَا موصولہ (جو کچھ) (دیکھو درس ۴۲)

مَا ظرفیہ (جب تک) (دیکھو درس ۳۷)

ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

د: لا لِنَفْيِ الجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لیے):

یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لا رَجُلَ في الدّار (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ في مال البخيل لنفسه[1] لا حولَ ولا قوّةَ إلّا باللّٰه.[2]

ھ: حروف النِّداء (پکارنے کے حروف): يا، أيا، هَيَا، أَيُ اور أَ.

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمّہ پڑھا جاتا ہے: يا زيدُ، يا رجلُ. اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: يا عبدَ اللّٰهِ، کبھی غیر معین

---

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لیے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔

[2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

شخص کو پکارا جاتا ہے اس وقت بھی منادیٰ کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رجُلًا! خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف ندا میں یَا کثیر الاستعمال ہے جو منادیٰ قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ أَيَا اور هَيَا بعید کے لیے اور أَيْ اور أَ قریب کے لیے مخصوص ہیں:

أَيَا جَبَلَيْ نَعْمَانَ بِاللّٰه خَلِّيا نسيمَ الصَّبا يخلُصُ إِليَّ نَسيمُها[1]

.....☆.....☆.....

أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقيمانِ هٰهُنا[2]

تنبیہ ۹: حروف ندا کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا، مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لیے ان کا بیان اگلے سبق میں حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

و: الحروف النّاصِبَة المضارع: أَنْ، لَنْ، كَيْ اور إِذَنْ (یا إِذًا).

یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسِبُ أَنْ تَذْهَبَ اليوم إلى لاهور، ﴿لَنْ نَصْبِرَ على طَعامٍ واحدٍ﴾[3]، تعلَّمْتُ القراٰنَ كَيْ أَعْمَلَ به،[4] إِذًا تُفْلِحَ.[5]

---

[1] اس شعر میں جبلي تثنیہ ہے اصل میں جَبَلَيْنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا اور منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ باللّٰہ قسم ہے۔ خَلِّيا امر حاضر تثنیہ ہے از خَلّٰی (چھوڑ دینا، کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (ہلکی ہوا)۔ صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خَلَصَ يَخلُصُ (إِلَيهِ پہنچنا) یہاں یخلصُ مجزوم ہے کیوں کہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں: اے نعمان کے دو پہاڑو! اللہ کے لیے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوش گوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔

[2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، جارة مؤنث ہے جارٌ (پڑوسی) کا، منادیٰ مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔ [3] بقرہ: ۶۱

[4] میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں۔ [5] تب تو تو فلاح پائے گا۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق (۲۰-۴) میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰: أَنْ کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیوں کہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: أُحِبُّ أَنْ تَقْرَأَ کے معنی ہوں گے أُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

ز: الحروف الجازمة المُضارع: لَمْ، لَمَّا، لام الأمرِ، لَا النَّهي اور إن.

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہیے) لا تَذْهَبْ (تو مت جا) إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ان حروف کا بیان سبق (۲۰) میں مفصّل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱: إِنْ (= اگر) حرفِ شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ إِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ''اگرچہ'' اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَأَذْهَبُ إلى المدرسة وإنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لیے ''وَلَوْ'' بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لیے آتا ہے: ذهبتُ إلى المدرسة ولو لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲: مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

الحروف الغَيْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں:

واو، فـــا، ثُـمَّ، حَتّٰـی، لَا و بَـلْ
أَوْ و إِمَّـــا، أَمْ ولٰـكِـنْ بےخلل

تنبیہ ۲: عَطْف کے معنی ہیں ''مائل کرنا'' جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

۱۔ واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وعَمْرٌو. اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں۔

۲۔ فَـ (پھر) جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لیے آتا ہے: جَاءَ حميدٌ فرشيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَـ (اس لیے کہ، کیوں کہ) سبب بتلانے کے لیے بھی آتا ہے اس کو فاء السَّببية کہتے ہیں اور وہ اکثر إنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْـرَأْ الـقُرْاٰنَ فَإِنَّهٗ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لیے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

۳۔ ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لیے آتا ہے: ذهب قاسِمٌ

ثُمَّ هاشمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جب کہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

۴۔ أَوْ (=یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لیے: خُذْ هٰذا أَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

۵۔ أَمْ (=یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: أَ هٰذَا أَخُوكَ أَمْ ذاكَ؟ ایسے موقع پر أَوْ نہیں بولیں گے۔

۶۔ إِمَّـا (=یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: اَلتَّمْرُ إِمَّا حُلْوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

۷۔ لٰكِنْ استدراک کے لیے (دیکھو سبق ۴۹، لٰكِنَّ): حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ.

تنبیہ ۳: لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے۔

۸۔ لَا (نہ): أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کرنہ کہ بد کی)۔

۹۔ بَـلْ (بلکہ) اِضراب کے لیے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: ما ذهبَ حامِدٌ بل خالدٌ.

۱۰۔ حَتّٰى (تک) انتہا کے لیے آتا ہے: قَدِمَ القافلةُ حتّى المُشاةُ. (قافلہ آ گیا پیدل چلنے والے تک آ گئے)۔

تنبیہ ۴: حَتّٰى کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کیلئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اسکا بیان درس (۲۰) میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔حروف الاستفہام (استفهام = دریافت کرنا):

أَ اور هَلْ یہ دوحروفِ استفہام ہیں۔ أَ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أ زيدا رأيت؟ أَ رأَيت زيدًا؟ أَ لَمْ تَرَ زيدًا؟ هل زيدٌ حاضرٌ؟ هل رأيت زيدًا؟

۳۔حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں:

نَعَمْ	بَلٰى	إِيْ	أَجَلْ
جَلَلْ	جَيْرِ	إِنَّ يا إِنَّهُ	لا

۱۔ نَعَمْ (ہاں، جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مثبت ہو خواہ منفی: هَلْ جاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا ''ہاں زید آیا'' اور أما جاءكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا ''زید نہیں آیا۔''

۲۔ بَلٰى (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لیے بولا جاتا ہے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا ﴿بَلٰى﴾ (ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

۳۔ إِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: ﴿إِيْ وَرَبِّيْ﴾ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے، اس کو مختصر کر کے إِيْ وَ (إِيْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

۴،۵،۶،۷۔ أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ يا إِنَّهُ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقولونَ[۱] لِي: صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا خَبِيرٌ، أَجَلْ! عِندي بِأَوْصافِهَا عِلْمُ

.....☆.....☆.....

قالوا:[۲] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ: جَلَلْ

.....☆.....☆.....

أَتَقْتَحِمُ[۳] الْمَنُونَ؟ فقلتُ: جَيْرِ

.....☆.....☆.....

ويَقُلْنَ:[۴] شَيْبٌ قَدْ عَلَا كَ وقد كَبِرْتَ فقلتُ: إِنَّهُ

۸۔ لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جاء زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔ حروفِ نفی: مَا (نہیں) لَا (نہیں) إِنْ (نہیں):

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: ما زيدٌ قائمٌ ولا عَمْرٌو

---

۱ صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اَوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سَبَبِيَّة ہے یعنی "کیوں کہ"۔ أَنْتَ مبتدا ہے اور خبير جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بوصفها جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرفِ جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عندي ظرف ہے اس لیے وہ مبتدا نہیں ہوسکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بأوصافِها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا: وہ کہتے ہیں: اس عورت کے اوصاف بیان کر کیوں کہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔

۲ انھوں نے کہا: تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا: بجا (فرمایا)۔

۳ ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا: ہاں ہاں! اِقْتَحَمَ (۷) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا۔

۴ وہ کہتی ہیں: بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہوگیا ہے، تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متّصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے كَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "إِنَّهُ" ہے جو حرفِ ایجاب ہے۔

جالِسٌ، ما أكلْتُ ولا شربتُ، ما عليه شيءٌ وَلَا عَلَيْك [1] لیکن إنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: ﴿إنْ هٰذا إلَّا ملَكٌ كَرِيْمٌ﴾ [2]

إنْ نافیہ کی خبر پر إلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ إنْ مخففہ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) اور إنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹، ج)۔

تنبیہ ۶: اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ ما فِيْش بولتے ہیں جو مَا فِيْهِ شَيْءٌ کا مخفّف ہے۔ اس سے صرف ''نہیں'' کے معنی لیتے ہیں: عندي ما فيْش كتاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ما عليه شيءٌ کو مخفّف کر کے ما عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۔ حروف المصدریہ: أنْ، لَوْ، مَا اور أنَّ:

پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور أنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِي أنْ تصْدُقَ [3] (=يَسُرُّنِي صِدْقُكَ) أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ [4] (=أُحِبُّ نَجَاحَكَ) تيقَّظْتُ قَبْلَ مَا يَجِيْءُ وَنِمْتُ بعدَ ما ذَهَبَ [5] (=قَبْلَ مَجِيْئِهِ وَبَعْدَ

---

[1] نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔ [2] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ۔ (یوسف: ۳۱)

[3] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچّائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔

[4] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔

[5] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

ذَهَابِه) بَلَغَنِي أَنَّكَ نَاجِحٌ[۱] (=بَلَغني نَجاحُكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُؤَوَّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُؤَوَّل ہوکر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔ حروف التحضیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) أَلَا، هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا:

ان سب کے معنی ہیں ''کیوں نہیں۔''

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں:

أَلَا تُعَلِّمُ. هَلَّا تُعَلِّمُ. أَلَّا تُعَلِّمُ ابْنَكَ. ﴿رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾[۲] ﴿لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ﴾[۳]

تنبیہ ۷: حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر فـ داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَأَصَّدَّقَ پڑھا۔ یہ أَصَّدَّقَ دراصل أَتَصَدَّقَ باب تَفَعُّل سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کردیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶)

۷۔ حروف الشرط: لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا):

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا

---

[۱] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔

[۲] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کردیا کہ میں صدقہ خیرات کرلیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگادی۔ (منافقون: ۱۰)

[۳] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ (حجر: ۷)

جاتا ہے: ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾[۱]. ﴿وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ﴾[۲].

لَوْمَا الْإِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِيْ
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءُ[۳]

تنبیہ ۸: لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے ''اگر چہ'': اِبْتَغُوا الْعِلْمَ وَلَو كَانَ بِالصِّين[۴] وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے۔

تنبیہ ۹: اور تم نے پڑھا ہے کہ لولا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔ (دیکھو تنبیہ ۷)

۸۔ حرف الردع: كَلَّا (ہرگز نہیں، بیشک)

ردع کے معنی ہیں ''جھڑک دینا'' یا ''انکار کر دینا'': ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾[۵] (ایسا ہرگز نہیں (بلکہ) عن قریب تم (حقیقت حال) جان لوگے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا (بے شک) کے معنی میں آتا ہے: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾[۶] (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

---

[۱] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ (کہف: ۷۷)

[۲] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ (بقرہ: ۲۵۱)

[۳] إِصَاخَةٌ مصدر ہے أَصَاخَ يُصِيخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغل خور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے: اگر نہ ہوتی چغل خوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضا مندی کی ضرور امید ہوتی۔

[۴] علم تلاش کرو اگر چہ وہ چین میں ہو۔ [۵] تکاثر: ۳ [۶] علق: ۶

۹۔حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف):

سَـ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کردیتے ہیں: سَأَقْرَأُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوْفَ أَقْرَأُ (عن قریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔حروف التوکید (تاکید کے حروف):

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق (۲۰ ب) میں پڑھ لیا ہے: لَأَكْتُبَنَّ، لَأَكْتُبَنْ.

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبُ غَدًا إِلٰى لَاهور، ﴿إِنَّه لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾[۱] (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قولِ فیصل ہے) ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾[۲] (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

۱۱۔حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف): أَلَا، أَمَا اور هَا.

ان تینوں کے معنی ہیں ''خبردار، سنو'': ﴿أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ﴾[۳]، أَمَا! وَاللّٰهِ لَأُعَاتِبَنَّهُ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) هَا! إِنَّ عَدُوَّكَ بِالباب (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ۱۰: أَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔

(دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)

۱۲۔ حرفي التفسير (تفسیر کے دو حروف):

[۱] طارق: ۱۳ [۲] توبہ: ۱۲۸ [۳] بقرہ: ۲۱۴

أَيُ اور أَنْ تشریح وتفسیر کیلئے مستعمل ہوتے ہیں: جَاءَ الحَسَنُ أَيُ أخوُكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) ﴿نَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰإِبْرَاهِيْمُ﴾[1] (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم)۔

۱۳۔حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف):

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لیے بول دیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَـا، لَا، مِنْ، بِـ اور لِـ.

۱۔ إِنْ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مـا إِنْ مَـدَحْـتُ مُـحَـمَّـدًا بِمَقَالَتِي

لٰكِـنْ مَـدَحْـتُ مَـقَـالَتِـي بِمُحَمَّدٍ[2]

۲۔ أَنْ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: ﴿فَلَمَّا أَنْ جاء البشيرُ﴾[3]

۳۔ مَـا إِذَا کے بعد اور مَتٰـى، أَيْنَ، أَيٌّ اور إِنْ کے بعد، جب کہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارہ (بِـ، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے بعد بھی زائدہ ہوتا ہے: إذا مـا ابتُلِيتَ فاصبِرْ،[4] مَتٰى ما تُسَافِرْ أُسَافِرْ،[5] ﴿اَيْنَمَا (=أَيْنَ مَا) تُوَلُّوْا فَثَمَّ[6] وَجْـهُ اللّٰهِ﴾،[7] أَيُّمَا (=أَيٌّ مَا) الرّجلُ جَاءَكَ فَأَكْرِمْـهُ،[8]

---

[1] صافات:۱۰۴ [2] یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (ﷺ) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کر لی ہے۔ اس میں مَا کے بعد إِنْ زائد ہے۔

[3] پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔ اس جگہ أَنْ زائد ہے۔ (یوسف:۹۶)

[4] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ [5] جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

[6] ثَمَّ: وہاں، اُدھر۔ [7] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ (بقرہ:۱۱۵)

[8] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔

﴿فَإِمَّا (=فَإِنْ مَا) يَاتِيَنَّكُم مِنِّي هُدًى﴾[1] ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾[2] ﴿عَمَّا (عَنْ مَا) قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ﴾.[3]

تنبیہ ۱۱: آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمّق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً إِذَا کے معنی ہیں ''جب'' اور إِذَا مَا کے معنی ہیں ''جب بھی یا جب کبھی۔'' أَيْنَ کے معنی ہیں ''کہاں یا جہاں'' اور أينما کے معنی ہیں ''جہاں کہیں۔''

۴۔ لَا کبھی أَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی أُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ،[4] ﴿لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾.[5]

تنبیہ ۱۲: دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لیے نہیں گئے ہیں۔

۵۔ مِنْ إِنْ نافیہ اور كَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: إِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ،[6] ﴿كَمْ[7] مِنْ فِئَةٍ[8] قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾.

۶۔ بِ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: ما زيدٌ يا ليس زيدٌ بكاذبٍ.

---

[1] پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ (بقرہ: ۳۸)

[2] پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لیے نرم واقع ہوئے ہو۔ (آل عمران: ۱۵۹) لَانَ يَلِينُ: نرم ہونا۔

[3] تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے۔ (مؤمنون: ۴۰)

[4] اے ابلیس! تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں أَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، أَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔

[5] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (بلد: ۱)

[6] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن، و) گزرنا۔

[7] خبریہ ہے۔ [8] فِئَةٌ (جـ فِئَاتٌ اور فِئُونَ) جماعت، ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں۔ (بقرہ: ۲۴۹)

۷۔ لـ ﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ رَدِفَ بذات خود متعدی ہے رَدِفَكُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳: حروفِ زائدہ میں چند حروفِ جارّہ بھی داخل ہیں، زائد ہو تو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴: بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائے گی۔

اَلدَّرْسُ الحَادِي وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے، مزید وضاحت کے لیے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:

۱۔ إِنْ چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ نافیہ ۳۔ مخففہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ إِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ''اگر'' یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے، مضارع کو جزم دیتا ہے: إِنْ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

۲۔ إِنْ نافیہ کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ غیر عاملہ ہے: ﴿إِنْ انا اِلّا نذیرٌ﴾[۱] اس کی خبر پر إِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳۔ إِنْ مخففہ اصل میں إِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (لَـ) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: إِنْ زَيْدٌ يا زَيْدًا لَقَائِمٌ. (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۴۔ إِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، بعض اوقات مَـا کے بعد زائد ہو جاتا ہے: ما إِنْ قرأتُ[۲] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ ۲۔ مخففہ ۳۔ مفسّرہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مبدل کر دیتا ہے: أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ. (دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹۔ھ)

---

[۱] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔ (اعراف: ۱۸۸)

[۲] میں نے نہیں پڑھا۔

۲۔ أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلِمتُ أَنْ سَتُفْلِحُ. (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۳۔ أَنْ مفسّرہ ''یعنی'' کے معنی میں آتا ہے، غیر عاملہ ہے: نَادَيْتُهُ أَنْ يَا يُوسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے یوسف)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر۱۲)

۴۔ أَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے، اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوكَ. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر۱۳)

۳۔ مَا پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے: ۱۔ حرفیہ اور ۲۔ اسمیہ۔

پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ نافیہ عاملہ ۲۔ نافیہ غیر عاملہ ۳۔ مصدریہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾[1]. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۲۔ مَا نافیہ غیر عاملہ، یہی کثیر الاستعمال ہے: ما زيد قائم. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر۴)

۳۔ مَا مصدریہ، اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (=قبل طلوع الشمس)[2]. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر۵)

۴۔ مَا زائدہ کے معنی نہیں لیے جاتے: عَمَّا (=عَنْ مَا) قَلِيلٍ نكون فائزين[3]. (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ موصولہ ۳۔ ظرفیہ

۱۔ مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۲۔ مَا اسمیہ موصولہ: أَرِنِي مَا عِنْدَكَ. (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)

۳۔ مَا اسمیہ ظرفیہ: أَقُومُ ما قام الأستاذ[4]. یہاں مَا کے معنی ہیں ''جب تک''

---

[1] یوسف: ۳۱ [2] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے، یعنی طلوع آفتاب سے پہلے۔

[3] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

[4] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں، اسلیے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۷-۶)

۴۔ لَا (نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:

۱۔ لَا نافیہ غیر عاملہ ہے، عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲۔ لَا ناہیہ عاملہ ہے، فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ. (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)

۳۔ لَا بمعنی لَيْسَ عاملہ ہے، لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لا رجلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۴۔ لَا لِنَفْيِ الجِنْسِ عاملہ ہے، اسم کو فتحہ (ـَ) دیتا ہے: لَا رَجُلَ في الدّار (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔د)

۵۔ لَا عاطفہ غیر عاملہ: رأيتُ زَيدًا لَا عَمْرًا. یہاں لَا حرفِ عطف ہے اس لیے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶۔ لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے، غیر عاملہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۳)

۷۔ لَا زائدہ بھی ہوتا ہے، اس وقت اسکے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ مصدریہ۔

۱۔ لَوْ شرطیہ: لو أَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَراحَ القاضِي.[1] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۲۔ لَوْ مصدریہ: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ (= أُحِبُّ نجاحَكَ).[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

---

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

[2] میں چاہتا ہوں کاش! کہ تو کامیاب ہو جاتا، یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔

تنبیہ ۱: لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں ''اگرچہ'': السخيّ حبيب اللّٰه ولو كان فاسقًا.[1]

۶۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱۔ تحضیضیہ ۲۔ شرطیہ

۱۔ تحضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِيْ مَعَنَا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲۔ شرطیہ: لَوْلَا القراٰنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ في الظُّلُمَاتِ.[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۷۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ لام جارہ ۲۔ لام الامر ۳۔ لام كَي ۴۔ لام تاکید

پہلی تین قسم کے لام مکسور[3] پڑھے جاتے ہیں، لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱۔ لام جارہ اسم کو جر دیتا ہے، کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۴)

۲۔ لام الامر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَأْ وَلْيَكْتُبْ.[4] (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳۔ لامِ كَي کے معنی ہیں ''تاکہ'' یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: أَسْلَمْتُ لِأَفْلَحَ.

(دیکھو سبق ۲۰۔ ۴)

۴۔ لام تاکید اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: إِنَّ زيدًا لقائمٌ، ﴿لقد يَسَّرْنا القُراٰن﴾[5] لَأَكْتُبَنَّ مكتوبًا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۸۔ واو کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ واو عاطفہ ۲۔ واو قسمیہ ۳۔ واو رُبّ ۴۔ واو حالیہ ۵۔ واو معیہ ۶۔ واو اِستیناف۔

۱۔ عاطفہ ''اور'' کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے، غیر عاملہ ہے۔

---

[1] سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ [2] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔

[3] لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا فا آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۴)

[4] اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔ [5] قمر: ۱۷

۲۔ واو القسم عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾[۱]۔

(دیکھو سبق ۴۹۔الف ۵)

۳۔ واوِ رُبّ عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: وبَلدةٍ سِرْتُ[۲]۔ (دیکھو سبق ۴۹۔الف)

۴۔ واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے: جاء زید وھو راکب. (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

۵۔ واوِ معیہ مَعَ کے معنی میں آتا ہے، عاملہ ہے، اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتُ والشارعَ الجدیدَ. (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ (دیکھو سبق ۴۳-۷)

۶۔ واوِ استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): ﴿لِنُبَيِّنَ لكم وَنُقِرُّ في الأَرْحامِ[۳] ما نشاءُ﴾[۴] اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَيِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا، بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلّق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۹۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جارہ ۲۔ ناصبۃ المضارع ۳۔ عاطفہ۔

۱۔ حتّٰی جارہ (تک): أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حتّٰى رأسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲۔ حتّٰی ناصبۃ المضارع (تا کہ، یہاں تک کہ) مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰى أَفْهَمَ القرآنَ (میں نے علم سیکھا تا کہ قرآن سمجھوں)۔

(دیکھو سبق ۲۰)

---

[۱] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ (تین:۱)

[۲] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔

[۳] أَرْحام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْم کی یعنی بچہ دانی، یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

[۴] تا کہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کی) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ (حج:۵)

۳۔ حتّٰی عاطفہ (تک، یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: أکلتُ السَّمَکَةَ حتّٰی رأسَها (میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی) اس مثال میں حتّٰی حرفِ عطف[۱] ہے۔ اسی لیے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آ گیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حتّٰی جارہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کرلو۔

[۱] دیکھو سبق ۵۰ تنبیہ ۳۔

الدَّرْسُ الثَانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

بقیہ چند حروف

۱۔ اَلْ (حرف التعريف)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔حرف التعریف ۲۔اسم موصول ۳۔زائدہ۔

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے۔

۳۔معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ **لَامُ الْعَهْدِ الخارجي**: جس لام کا مدخول متکلّم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: **جاء الأمير**[۱] جب کہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلّم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۲۔ **لام العهد الذهني**: جس لام کا مدخول صرف متکلّم کے ذہن میں ہو: **جاء الأمير**[۲] جب کہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلّم کو ہو۔

۳۔ **لام الجنس**: جب اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: **اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ من المرأة**[۳] یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے اس میں افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

---

[۱] اور [۲] دونوں جگہ انگریزی میں The لگایا جاتا ہے۔

[۳] اس جگہ The نہیں آئے گا Man is better than woman۔

۴۔ **لام الاستغراق**[1]: جب کہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں ہو: ﴿اِنَّ الانسان لفی خسرٍ اِلّا الذین اٰمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ﴾[2] (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

تنبیہ ۱: لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لیے اس میں استثنا (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

(دیکھو درس ۴۲-۶)

۵۔ جو اَلْ اسم علم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیوں کہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے، لیکن ہر ایک اسم علم پر اَلْ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن، الخَلیل، الفضل، العبّاس، النُّعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اہلِ زبان سے ایسا سنا گیا ہے، مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا ہے۔

اکثر ملکوں کے نام پر اَلْ زائدہ لگایا جاتا ہے: الشام، الروم، الھند، الباکستان، العرب، الیمن، الفرنسا وغیرہ، لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے: مکّة، مصرُ، بَغْدادُ، لاھور وغیرہ پر اَلْ داخل نہیں ہوتا، البتہ المدینة پر اَلْ لگایا جاتا ہے کیوں کہ مَدِیْنَةٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاھرة پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

---

[1] لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "All" یا "Every" بولا جاتا ہے۔

[2] عصر: ۲، ۳

۲۔ همزة الوصل و همزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ ہمزۃ الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے، لکھنے میں باقی رہتا ہے اور ہمزۃ القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ہمزۃ الوصل ہے (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں):

۱۔ اَلْ کا ہمزہ۔

۲۔ اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی: ۱۔ اِنْفَعَلَ ۲۔ اِفْتَعَلَ ۳۔ اِفْعَلَّ ۴۔ اِفْعَالَّ ۵۔ اِسْتَفْعَلَ ۶۔ اِفْعَوْعَلَ ۷۔ اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵)

اور رباعی مزید کے دو بابوں ۱۔ اِفْعَنْلَلَ اور ۲۔ اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۃ الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ ہمزۃ القطع ہوگا:

باب أَكْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، أَفْعَلُ التفضيل (دیکھو سبق ۲۴) اور أَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ، نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ ہمزۃ القطع ہے۔

تنبیہ ۲: ہمزۃ الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہوجاتی ہے اس لیے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کردیا جائے: اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (=اَلسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

۳۔ التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تائے مبسوطہ (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کیساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ. مگر فَعَلَتْ کی تائے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱ تنبیہ ۴)

تائے مربوطہ (ۃ) زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَأَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ.

کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے، ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا، اس (ۃ) کو تائے وحدت کہتے ہیں۔

کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے: علّامة، فَهَّامَةٌ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس کو تائے مبالغہ کہیں گے۔

کبھی صیغۂ منتہی الجموع[1] میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أُسْتَاذٌ کی) زَنَادِقَةٌ (جمع زِنْدِيقٌ کی)۔

کبھی اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی یہ (ۃ) لگائی جاتی ہے: أَشَاعِرَةٌ (جمع أَشْعَرِيٌّ کی) حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

کبھی کسی حرف کے عوض میں (ۃ) بڑھادی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض (ۃ) آخر میں لگادی گئی ہے، شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض (ۃ) لگادی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: لفظ کے درمیان تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی شکل یکساں ہوجاتی ہے: فَعَلَتْ، فَعَلَتا، اِمْرَأَةٌ، اِمْرَأَتَانِ وغیرہ۔

---

[1] منتہی الجموع کے معنی ہیں ''جمعوں کی انتہا'' اس لیے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی۔ (دیکھو سبق ۵۷-۳)

مشق نمبر ۷۹

تنبیہ ۴: ذیل کی عبارت میں ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المَدرسةَ العاليَة امروٌ علّامة، ومعه ابْنُهُ ورجلان اثنان وامرأتان اثنتان وابنةٌ صغيرةٌ اسمها عزيزةُ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقا[۱] وأكرمهم إكراما بليغا،[۲] ثمّ دار معهم الرئيسُ[۳] وأَرَاهُمْ غُرْفةً[۴] غرفةً من المدرسة، فلمّا نظروا في جميع شُؤُونَ[۵] المدرسة[۶] بِإِمْعَان[۷] النّظَر اطْمَأَنَّ قلوبهم وازْدادُوا[۸] ابْتِهاجًا،[۹] وأُعْجِبوا[۱۰] بحسن الإنتظام إعجابًا.[۱۱] وقُبَيْل الخروج من المدرسة ألقت سيدة منهم خطبةً أمام التلامذة، قائلةً:[۱۲] أيّها التلامذة الأعزّة! اجتهدوا في طلب العلم، فَإِنّه لا ينجح في الإمتحان إلّا من اجتهد قبل الْأَوَانِ،[۱۳] واعلموا -أسعدكم اللّٰه- أنّه لا سعادة إلّا بالانقياد للاساتذة والإرْتقاء في العلوم الدّينيّة والعقليّة، وعليكم بتَحْلِيَةِ[۱۴] أنفسكم بالفضائل والاجتناب عن الرّذائل،[۱۵] وأكرموا أبويكم وأَحِبُّوا إخوانَكم وأَخواتِكم، ولا تباغضوا[۱۶] ولا تحاسدوا[۱۷] ولا تنابزوا[۱۸] بالألقاب، بِئْسَ الإِسْمُ الفسُوقُ[۱۹] بعد الإِيمانِ. والسلام على مَنِ اتَّبَعَ القرآنَ.

---

۱ اونچے درجے کا۔ ۲ انتہا درجے کا۔ ۳ دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے کیوں کہ اوپر اس کا ذکر ہوجانے سے مخاطب سمجھ لے گا کہ کونسا رئیس ہے۔ ۴ کمرہ۔ ۵ شُؤُون جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔
۶ المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسۂ عالیہ۔ ۷ نظرِ غور سے۔
۸ ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَل سے یعنی زیادہ ہونا۔ ۹ خوش ہونا۔
۱۰ أُعْجِبَ خوش کرنا أُعْجِب اس کا مجہول ہے۔اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔
۱۱ مفعول مطلق ہے۔(دیکھو سبق ۴۳) ۱۲ حال ہے یعنی کہتی ہوئی۔ ۱۳ عین وقت۔ ۱۴ آراستہ کرنا۔
۱۵ بد خصلتیں۔ ۱۶ باہم بغض نہ رکھو۔ ۱۷ باہم حسد نہ کرو۔ ۱۸ بدلقب نہ رکھو۔ ۱۹ گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸ (الف)

۱۔ عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

۲۔ حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

۳۔ حروفِ جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

۴۔ اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

۵۔ وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۶۔ واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

۷۔ فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

۸۔ إِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے، ہر معنی کے لیے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

۹۔ أَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟

۱۰۔ مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

۱۱۔ ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

۱۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

۱۴۔ حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

۱۵۔ اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۶۔ لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

۱۷۔ تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَأَقْسَامُهَا

إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تامّ یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مسند الیہ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مسند کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملۂ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جَالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں، اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔
اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جَالِسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مسند۔ اسی طرح جَلَسَ الولدُ جملۂ فعلیہ ہے، اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ)، پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملۂ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملۂ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہوسکتا ہے اور مسند بھی، دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالِسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند ہونے کی۔

أَقْسَامُ الْجُمَل

۴۔تم نے حصّہ اول سبق (۶) میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔اسمیہ جس کا پہلا جز واسم ہو۔ ۲۔فعلیہ جس کا پہلا جز وفعل ہو۔

یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوحَةٌ یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ. دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ، دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچّی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔انشائیہ جسکا مفہوم تصدیق وتکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا وَلَدُ، لا تجلسي یا بِنْتُ. ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہوسکتی ہے نہ تکذیب کیوں کہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔جملہ انشائیہ (الجملة الإنشائية) کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔امر: ﴿اقیمُوا الصَّلٰوةَ﴾[۱]

۲۔نہی: ﴿لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾[۲]

۳۔استفہام: ﴿ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ یوسفُ﴾[۳]

۴۔تمنی (آرزو): لَیتَ الشَّبَابَ یعود.

۵۔ترجی (امید): ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾[۴] (اُمید ہے کہ اللہ

[۱] بقرہ:۴۳ [۲] لقمان:۱۳ [۳] یوسف:۹۰ [۴] طلاق:۱

اس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)۔

۶۔ندا: يا تلامذةُ! فُزتُم إن اجتَهَدتُم.

۷۔عرض: یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلَا تَنزِلُ بِنَا فَنَستَفِيدَ مِنكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

۸۔قسم: ﴿تَاللّٰهِ لَاَكِيدَنَّ اَصنَامَكُم﴾[1] (واللہ! میں تمہارے بتوں پر داؤ چلاؤں گا)۔

۹۔تعجب: مَا أَحسَنَ فاطمةَ (فاطمہ کتنی خوب صورت ہے!)۔

۱۰۔عقود:[2] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہوجاتے ہیں: بِعتُ، اِشتَرَيتُ، أَنكَحتُكَ فُلانَةً (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کردیا) قَبِلتُ (میں نے قبول کرلیا)۔

۱۱۔شرط: إِنْ تَتَعلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام عَليك.

مشق نمبر۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ لَا تَنسَوُا الفَضلَ بَينَكُم (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(لَا تَنسَوُا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متّصل، أنتم کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اسلیے محلاً مرفوع ہے۔

---

[1] انبیاء: ۵۷ [2] عُقُود جمع ہے عَقد کی یعنی گرہ، گانٹھ۔

(اَلفَضْلَ) مصدر ہے، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔

(بَیْـــنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳-۴) ہے، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے، متعلق فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(کُمْ) ضمیر مجرور متّصل، مضاف الیہ ہے، محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟

یہ جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام، حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔

(كَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، إِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ كَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے، پہلی ضمیر کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے اس لیے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائے گا کیوں کہ تاکید کا اعراب مؤکد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)۔

(یوسفُ) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے، غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ قَالَ أَنَا يُوسُف.

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متّصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر

ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(أنا) ضمیر واحد متکلّم مرفوع منفصل، مبنی ہے، مبتدا ہے اس لیے محلاً مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا، اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:

مكتوبٌ في تَهْنِئَةِ العِيد

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

إلٰى حضرة الوالدِ المكرّمِ،

السَّلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ،

بِعيْدِ الفطرِ ذي البَركاتِ أُهْدِيْ

لِحَضْرَتِكَ الهَنَاءَ[1] مع السَّلام

وأَرْجُو أن يعودَ بِكُلِّ عزٍّ

وإِقْبالٍ عَليك بكلّ عام

وبعدُ، فَإِنّي لَوِ اسْتَعَرْتُ[2] من حسّانَ[3] فصاحته ومن بديعِ[4] الزّمان بلاغتَه

---

[1] مبارک بادی، خوش گواری۔ [2] اِسْتَعَارَ: عاریت لینا۔

[3] حسان بن ثابت المتوفی سنہ ۴۵ھ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

[4] بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشا پرداز ہے جس کی کتاب ''مقامات ہمدانی'' مشہور ہے۔

لَمَا قَدَرْتُ علٰى وصف ما في الفُؤاد[۱] من عظيم الشوق وعواطف[۲] الاحترام، كيف لا؟ ولسان البلاغة يَعْجز عن شكر أَيَادِيْكَ[۳] التي غَمَرَتْني[۴] سِجَالُها،[۵] واتّسع[۶] في ميدان الكرم مَجَالُها.[۷]

يا مولاي! مع اعْتراف العَجْزِ والتقصير أرفع[۸] لِمعَاليكم[۹] عريضة التهانئ[۱۰] بإقبال[۱۱] العيد السّعيد. أعاده اللّٰه عليكم بالمَسَرّات والعيش[۱۲] الرغيد.

يا ليت لو كنتُ اليوم أَمامَ حضرتكم في البيت، وقبّلتُ[۱۳] أيدي الوالدَين المعظّمَين الّتي بِظِلّها تَربَّيْتُ[۱۴] وتلقّيت[۱۵] ما تلقّيتُ. فما أَطْيَبَ عيدًا تتضاعف[۱۶] فيه المسرّات برؤيةِ الوالدَيْن ولَثْمِ[۱۷] خدود الْإِخْوَانِ والْأَخَوَات، لعلّ اللّٰهَ يُقرّبُ أيّام لِقائِنَا، ويُحقّقِ في القريب رَجائَنا.

هٰذا، وأُهْدِي تَحِيّةَ السّلام والتَّهنِئَة لِأُمّي الشفوقِ وإخوتي وأَخَواتي والأعمام المحترمين. أطال اللّٰه بقاءكم وبقاءهم للعبد المهجور.

خادمُكم عَبد الشكور

تنبیہ: جملۂ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے۔

---

۱ فُؤَادٌ (جـ أَفْئِدَةٌ) دل۔ ۲ جمع ہے عاطفة کی: جذبہ، شفقت۔ ۳ احسانات۔
۴ غَمَرَ (ن): ڈبو دینا۔ ۵ سَجْلٌ (جـ سِجَالٌ) بڑا ڈول۔ ۶ اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا۔
۷ جولانگاہ، جولانی۔ ۸ رَفَعَ (لَهُ): پیش کرنا۔ ۹ مَعَالِيْ بلندیاں، ادب کیلئے بولا جاتا ہے۔
۱۰ تہنیت، مبارک بادی۔ ۱۱ سامنے آنا۔ ۱۲ بافراغت زندگی۔
۱۳ قَبَّلَ: بوسہ دینا۔ ۱۴ تَرَبّٰی: پرورش پانا۔ ۱۵ تَلَقّٰی: حاصل کرنا۔
۱۶ تَضَاعَفَ: دوچند ہونا۔ ۱۷ بوسہ دینا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْإِعْرَاب

تنبیہ۱: اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصّے کے سبق (۱۰) اور (۱۱) میں اور فعل کا اعراب سبق (۲۰) میں لکھا جاچکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ۲: اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کی جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے، مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہوگیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکۃ ۲۔ اعراب بالحروف۔

۱۔ اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع (ـُ) یا (ـٌ)، نصب (ـَ) یا (ـً)، جر (ـِ) یا (ـٍ)۔ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع (ـُ)، نصب (ـَ) اور جزم (ـْ) ہے۔

تنبیہ۳: یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے، نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللاّم یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمّہ (ـُ)، فتحہ (ـَ)، کسرہ (ـِ) اور سکون (ـْ) بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور

درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا، ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

۲۔ اعراب بالحروف یہ ہیں: ـَا، ـِيْ، ـَانِ، ـَيْنِ، ـُوْنَ، ـِيْنَ، نِ اور نَ.

تنبیہ ۴: ـُوْ، ـَا، ـِيْ وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُوْ کو أُوْ، ـَا کو اَ اور ـِيْ کو إِيْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)

الف: ـُوْ، ـَا، ـِيْ یہ أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلّم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: أبوك (حالت رفعی) أباك (حالت نصبی) أبيك (حالت جری)، لیکن جب مذکورہ اَسما (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، قلت لِأَبِيْ. (دیکھو سبق ۱۱-۲)

تنبیہ ۵: لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے، ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ ۶: فَمٌ کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ.

تنبیہ ۷: مذکورہ اسمائے ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغر) ہوں اس لیے یہ اسمائے ستہ مکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرف رفع، نصب اور جر سے ہوگا: أُخَيٌّ، أُخَيًّا، أُخَيٍّ وغیرہ۔ (مکبّر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۶ میں)

ب: ـَانِ، ـَيْنِ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَيْنِ.

ج: ـُوْنَ، ـِيْنَ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ.

د: نِ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: يفعلانِ، تفعلانِ.

ہ: نَ مضارع جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: يَـفْـعَـلُـوْنَ، تَـفْـعَـلُـوْنَ، تَفْعَلِيْنَ.

تنبیہ ۸: مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں، حالت نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کر دیے جاتے ہیں: لَـنْ يَـفْعَلَا، لَنْ يَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِيْ. اسی طرح لَمْ تَفْعَلَا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)

تنبیہ ۹: تثنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے اسی لیے نون اعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰: اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیّر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں، ان میں کبھی تغیّر نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح يَـفْعَلْنَ اور تَـفْعَلْنَ کا نون اعرابی نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیّر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں، لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے: مُـوسٰی اور عـصًا اسم مقصور ہیں کیوں کہ آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی۔[۱]

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِي، جارٍ یا الجارِيُ اسم منقوص یا ناقص ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

ان پر حالت رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا، صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علٰی قاضٍ[۲] اسی طرح جاء القاضيُ، رأیت القاضيُ، مررت علَی القاضيُ.

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

۱۔ اعراب کی تعریف کرو۔

۲۔ اعراب کا مقام کہاں ہے؟

۳۔ لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟

۴۔ علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

۶۔ اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

۷۔ اسمائے ستہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟

۸۔ نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

۹۔ یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسلِمانِ اور مُسلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

---

[۱] موسیٰ کو لے آیا۔ [۲] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

۱۰۔ يَفعلُنَ اور تَفعَلُنَ میں نون کیسا ہے؟

۱۱۔ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۲۔ عیسیٰ اور صغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۳۔ ماضٍ، رامٍ، القاضي جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

إِعْرَابُ الفِعْل

تنبیہ ۱: چوں کہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اس لیے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع (جب کہ نونِ جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، أَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ (ـُ) سے، نصب فتحہ (ـَ) سے اور جزم سکون (ـْ) سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں، بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے، نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے، لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (أَنْ، لَنْ، كَيْ [یا لِكَيْ] اور إِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے۔

تم نے درس (۴۹) میں پڑھا ہے:

۱۔ أَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: ﴿أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَكُمْ﴾[۱] یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

---

[۱] بقرہ: ۱۸۴

تنبیہ۲: اکثر أَنْ کا ترجمہ اردو میں ''کہ'' کیا جاتا ہے: جِئْتُ أَنْ أَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

۲۔ لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

۳۔ كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لیے آتا ہے: أَسْلَمْتُ كَيْ أُفْلِحَ.

۴۔ إِذَنْ[1] (إِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا أَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے: إِذًا تُفْلِحَ.[2]

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں أَنْ مقدر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:

۱۔ لام الجحود یعنی جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾[4] (اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں ''لِيُعَذِّبَ'' لِأَنْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲۔ حتی کے بعد: ﴿لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِي أَبِي﴾.[5]

۳۔ أَوْ کے بعد جب کہ وہ إِلٰى یا إِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں أَوْ تُعْطِيَ کے معنی إِلٰى أَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

۴۔ لامِ كَيْ کے بعد، یعنی وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِأُكَلِّمَكَ

---

[1] إِذَنْ کے معنی ہیں ''تب'' یا ''تب تو''

[2] تب تو تو فلاح پائے گا۔

[3] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے، لیکن اس کے معنی لیے جائیں۔

[4] انفال: ۳۳

[5] میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔ (یوسف: ۸۰)

یعنی (میں تیرے پاس آیا، تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِأُكَلِّمَ کے معنی ہیں: كَيْ أَنْ أُكَلِّمَ.

۵۔ ف[۱] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جب کہ وہ:

☆ امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

☆ نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہوجائے)۔

تنبیہ۳: اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فـــ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)، لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر، شرمندہ ہوگا)۔

☆ یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُورَكَ؟

☆ یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

☆ یا عرض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[۲] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

☆ یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

۶۔ واو معیّت کے بعد جب کہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہوجا معاً فلاح پائے گا) لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجود یکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ۴: عَلِمَ اور اسکے مشتقات کے بعد أَنْ آئے تو اسے أَنَّ کا مخفّف سمجھا جائے، وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى﴾.[۳] (دیکھو سبق ۴۹)

---

۱ اس ف کو فاء السببیّة کہتے ہیں۔ ۲ نَادِي: مجلس، جماعت۔ ۳ مزمل: ۲۰

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
أَسِيَ (ی،س) غمگین ہونا	جَادَ (و،ن) سخاوت کرنا
أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی،ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	خَيْطٌ (جـ خُيُوْطٌ) تاگا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و،ن) قریب ہونا
أَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	الرِّياضةُ الجِسْمانِيّة ورزش
أَنْقَضَ (۱) توڑنا	زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا	سَادَ (و،ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِيْلٌ کمزور، ناتواں
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا	نَظَمَ (ض) پرونا
عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا	

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵: ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

١. اللّٰهُمَّ إنّي أعوذ بك مِن أنْ أُشرِك بك شيئًا.

٢. لا تكسل كي لا تخيبَ في مرادك.

٣. هل تُضيع أوقاتك فإذًا تكونَ من الخاسرين.

٤. صُم حتّى تغيبَ الشمسُ.

٥. ثابِرُ على الاجتهاد حتى تحصلَ في مستقبَلِك منزلةً واعتبارًا؛ لأنّ الكَسَلَ ما كان لِيُنجِحَ أحدا.

٦. ما كنتُ لِأُخلف الوعدَ ولم تكن لِتُنقضَ العهد.

٧. كن زاهدا في الدنيا لِتذوقَ حلاوة الجنّة.

٨. تاجِرُ[1] فَتَرْبَحَ.

٩. جُودوا فتَسُودوا.

١٠. لا تتعرّضوا لتغيّرات الجوّ فتَمْرَضُوا.

١١. متى تسافرُ فأُسافرَ معك.

١٢. هلّا تتعلَّمُ أيّها الولد فيتهذّبَ عقلُك ويتمهّد لك سبيلُ التّقدُّم؛ لأنّ نجاح المرء بقدر علمه.

١٣. قال صديقي: إنّي أقرأ ليلًا في نورٍ ضَئِيلٍ، فقلت: إذَنْ تؤْذِيَ عَيْنَيْكَ فاجتنب المطالعة ليلًا ما استطعتَ لئلّا يضعُفَ بصرُك.

١٤. قال رسول اللّٰه ﷺ: والّذي[2] نفسُ محمّد بيده لا تؤمنون حتّى تحابُّوا.[3]

١٥. لَيْتَ الكواكبَ تَدْنُوْ لِيْ فأَنظِمَهَا

١٦. لَأَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعبَ أَوْ أُدْرِكَ المُنٰى

فما انقادتِ الآمالُ إلّا لِصَابِرِ

---

[1] تَاجَرَ (۳) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تاجِرُ امر ہے۔

[2] واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

[3] یہاں تک کہ باہم محبّت کرو۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. لن تنالوا البِرَّ حتّٰی تُنفقوا ممّا تُحِبّونَ.

٢. کَیْ نُسبِّحَكَ کثیرا و نذکُرَكَ کثیرا.

٣. لِکَیْلا تَاْسَوْا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بِمَا اٰتٰکُمْ.

٤. کلوا واشربوا حتّی یَتَبیّن لکم الخیطُ الابیض من الخیط الاسود من الفجر.

٥. ولا تتَّبِع الھوٰی فیُضِلَّكَ عن سبیل اللّٰہ.

٦. من ذا الّذی یقرض[1] اللّٰہَ قرضًا حسنًا فیضٰعِفَہ له اَضْعافًا کثیرةً.

مشق نمبر ۸۳
عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔

۲۔ اپنے اوقات ضائع نہ کرو تا کہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔

۳۔ کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔

۴۔ کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کر لے۔

۵۔ تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔

۶۔ ہم اپنے وطن کی آزادی کے لیے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (أَوْ) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔

۷۔ نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا، نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

---

[1] اُقْرَضَ (۱۰) قرض دینا۔

۸۔ متفق ہو جاؤ تا کہ مستقل (آزاد، خود مختار) ہو جاؤ۔

۹۔ کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔

۱۰۔ تم اہلِ مغرب کے تسلّط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم و فنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لیے ایثار کرنے لگو۔

۱۱۔ قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔

۱۲۔ خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

۱۔تم نے درس (۲۰) اور (۴۹) میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لیے انہیں اسماء الشرط یا کلم المجازاۃ[1] کہا جاتا ہے۔ وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔مَنْ (جو شخص) ۲۔مَا (جو چیز، جو کچھ) ۳۔أَنّٰى (جس طرح، جہاں کہیں)

۴۔متٰى (جب کبھی) ۵۔أَيَّانَ (جب کبھی) ۶۔أَيْنَمَا (جہاں کہیں)

۷۔كَيْفَمَا (جب بھی) ۸۔مَهْمَا (جو کچھ) ۹۔حَيْثُمَا (جہاں کہیں)

۱۰۔أَيٌّ (جو کوئی-مذکر) ۱۱۔أَيَّةٌ (جو کوئی-مؤنث)۔

تنبیہ۱: مذکورہ الفاظ میں نمبر (۱) سے (۵) تک، نیز أَيْنَ، كَيْفَ، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ يَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) هٰذا مَنْ يُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط إِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جب کہ دونوں مضارع ہوں:

۱۔ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهٖ﴾[2] (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اسکا بدلہ دیا جائیگا)۔

---

[1] باہمی جزا و معاوضہ دینے کے کلمے۔ [2] نساء: ۱۲۳

۲۔ ﴿مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾[۱] (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

۳۔ مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

۴۔ مَتٰى تَسْعَيا تَنْجَحا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

۵۔ ﴿اَيْنَمَا تكونوا يُدْرِكْكُم الْمَوْتُ﴾[۲] (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

۶۔ كَيْفَمَا تكونوا يَكُنْ قُرَنَاؤُكم (جیسے تم رہو گے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

۷۔ أَيَّةَ سورةٍ تقرأْ تَسْتَفِدْ منها (تو کوئی سی سورت پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیہ۲: مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول[۳] کے لیے ہے۔ اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لیے، مَتٰى اور أَيَّانَ زمان کے لیے، أَيْنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لیے، أَنّٰى مکان اور زمان دونوں کے لیے آتا ہے۔ أَيٌّ اور أَيَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ۳: أَنّٰى کبھی كَيْفَ اور مَتٰى کے معنی میں آتا ہے: ﴿قَالَ اَنّٰى يُحْيِىْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾[۴] (اس نے کہا: اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا؟)

---

[۱] بقرہ: ۱۹۷ [۲] نساء: ۷۸

[۳] یعنی عقل والے۔ انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔ [۴] بقرہ: ۲۵۹

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا) یہ جزم اس وقت ہوگا جب کہ جملے کے شروع میں إِنْ (اگر) کے معنی پیدا کیے جاسکتے ہوں، چناں چہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں: إِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جب کہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَد یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، عَسٰی وغیرہ، تو اُس جواب پر فَ[۱] داخل کرنا ضروری ہے:

۱۔ إِنْ يَمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (جواب میں جملہ اسمیہ ہے)

۲۔ ﴿ان كنتم تُحِبّون اللّٰه فاتّبعونى﴾[۲] (جواب میں فعل امر ہے)

۳۔ ﴿فَإِنْ تَوَلَّيتم فما سَأَلْتُكم من اَجْرٍ﴾[۳] (جواب میں مائے نافیہ داخل ہے)

۴۔ وما تفعلوا من خير فَلَن تُكْفَرُوه.[۴] (جواب میں لَنْ داخل ہے)

۵۔ ﴿اِنْ يَسْرِقْ فقد سرق اَخٌ لَهٗ﴾[۵] (جواب میں قد داخل ہے)

۶۔ ﴿ان خِفْتم عَيْلَةً[۶] فسوف يُغْنِيكُمُ اللّٰه﴾[۷] (جواب میں سَوْفَ داخل ہے)

۷۔ ﴿اِنْ تَرَنِ[۸] اَنَا اَقَلَّ منك مالًا وولدًا ○ فعسٰى ربي اَنْ يُؤْتِيَنِ خيرا

---

۱ اس ف کو حرفِ تعقیب کہتے ہیں۔ ۲ آل عمران: ۳۱ ۳ یونس: ۷۲

۴ تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

۵ یوسف: ۷۷ ۶ افلاس۔ ۷ توبہ: ۲۸

۸ تَرَنِ دراصل تَرَانِي ہے۔ ترىٰ کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے متکلّم کا حذف کرنا =

مِنْ جَنَّتِكَ﴾[1] (جواب میں فعل جامد داخل ہے)

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اسمیةٍ طَلَبیّةٍ و بِجَامِدٍ وبما وَلَنْ وبِقد وبالتسویف[2]

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور مَا، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ ہو (تو جواب پر ف داخل ہوگا)۔

۶۔ جب کہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

﴿اِنْ یَکُنْ منکم اَلْفٌ یَغْلِبُوا اَلْفَیْنِ﴾[3] ﴿ومَنْ عاد فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ منه﴾[4]

تنبیہ۴: تم نے درس (۳۳) میں پڑھا ہے کہ حالت جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرٰی سے لَمْ تَرَ، أَدْعُوْ سے لَمْ أَدْعُ، تَرْمِيْ سے لَمْ تَرْمِ.

مشق نمبر ۸۴
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. مَنْ یَعْمَلْ سُوءً یُجْزَ بِه.

۲. إن لم تغلب عدوَّك فَدارِ.[5]

= کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح یُؤْتِیَنِ=یُؤْتِیَنِیْ سے یائے متکلّم حذف ہے۔ معنی ہیں اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔

[1] کہف: ۳۹، ۴۰ [2] کسی فعل پر سَوْفَ داخل کرنا

[3] اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ (انفال: ۶۶)

[4] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ (مائدہ: ۹۵)

[5] دارِ امر ہے، مُدَارَاۃٌ سے یعنی خاطر مدارات کر۔

۳. مَا[1] تَفْعَلُوا من خيرٍ فلن تُكْفَرُوْهُ.

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیوں کہ مبتدا ہے۔

(يَعْمَلْ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے، اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلا مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے، اس لیے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(يُجْزَ) (=يُجْزٰى= يُجْزَيُ) فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے، جس کی علامت آخر سے حرفِ علت کا اسقاط ہے، اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع۔

(بِـ) حرف جارّہ (ہ) ضمیر مجرور متّصل، جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷

أَصَابَ (ا-و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا، تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا، پہنچنا	سَدِيْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط، درست
خَالَ (يَخَالُ) خیال کرنا	ضَرَّسَ (۲) چبانا

[1] مَا اسم الشرط ہے، جازم فعل ہے، محلاً منصوب کیوں کہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

خَفِيَ (س) چھپنا (ا) چھپانا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَلِيْقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ پیشوا، رہنما
دَارٰى (ی-۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن، به) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِكْرٰى یاد، نصیحت، نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر، ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	وَطِئَ (س) روندنا
سَيِّئَةٌ (جـ سَيِّئَاتٌ) برائی	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا
نَابٌ (جـ أَنْيَابٌ) سُولا، دانت	

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵: ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ فـ لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

۱. من لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ. (الحديث)

۲. من لا يرحمْ صغيرَنا ولا يُوَقِّرْ كبيرَنا فليس مِنّا. (الحديث)

۳. من لا يُكْرِمْ ضَيفَه فليس مِنَّا. (الحديث)

٤. متٰى تَحْسُنْ أخلاقُك يَكْثُرْ أحبابك.

٥. حيثُما يدخلْ نور الشّمس يَصْعُبْ دخول الطّبيب.

٦. اجتهدوا أيُّها الآباء! في أن تكونوا قُدْوةً حسنةً لأولادكم؛ لِأَنَّكم كيفما تكونوا يَكُنْ أولادكم.

۷. اِرحموا من في الأرض يرحَمْكم مَن في السماء. (الحديث)

۸. قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ ومنزلِ

اشعار

٩. ومَنْ لـم يُصَانِعْ في أمور كثيرة يُضرَّسْ بِأَنْيَابٍ ويُوْطَأْ بِمَنْسِمِ

١٠. ومَنْ يَغْتَرِر، يحسِبْ عدوّا صديقَه ومن لـم يُكَرِّم نـفسه لـم يكرَّم

١١. ومهما يكن عـنـد امرئٍ مِن خليقةٍ وإنْ خَـالَهَا تَخْفٰى على الناس، تُعْلَم

١٢. ولا تَغْتَرِرْ تَنْدَمْ ولا تَكُ حاسدا تُـذَلَّ، ولا تَحْقِرْ سِواكَ تُـحَقَّرِ

١٣. وَأَكْثِرْ من الشورٰى فإنّك إن تُصِبْ تجدْ مادحا أو تُخْطِئِ الرأيَ تُعْذَرِ

تنبیہ ٦: چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں، مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَـنسِـمٍ کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنْسِم پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق نمبر ۸۶

من القراٰن

١. فليَضْحَكوا قليلا ولْيَبْكُوْا كثيرا.

٢. قـالتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا، قل لم تؤمنوا ولٰـكـنْ قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا يدخُلِ الْاِيمانُ في قلوبكم.

٣. قل ان تبدوا ما في انفسكم او تُخْفوه يُحَاسِبْكم به اللّٰه.

٤. ومن يطعِ اللّٰهَ ورسوله فَقَدْ فاز.

٥. وقالوا مهما تأتنا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنا بها، فما نحن لك بمؤمنين.

٦. اِتّقوا اللّٰه وقولوا قولا سديدا يُصْلِحْ لكم اعمالكُمْ.

٧. ان تُصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوْا بها.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم (ألف)

۱۔ اسم بہ لحاظِ اعراب کے تین قسم کا ہے:

۱۔ مبنی: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ، رأيت هٰؤلاءِ، قلت لِهٰؤلاءِ.

۲۔ معرب منصرف: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جر تنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں: جاء رجلٌ، رأيت رجلًا، قلت لِرَجُلٍ.

۳۔ معرب غیر منصرف: جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، قلت لعُمَرَ.

۲۔ اسمائے مبنیہ بہت کم ہیں، جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ضمائر۔ (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱)

۲۔ اسماء الاشارۃ۔ (دیکھو سبق ۱۲)

۳۔ اسماء الاستفہام۔ (دیکھو سبق ۱۳)

۴۔ اسماء الموصولۃ۔ (دیکھو سبق ۴۲)

۵۔ اسماء الشرط۔ (دیکھو سبق ۵۶)

۶۔ اعداد مرکبہ یعنی أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ (دیکھو سبق ۴۴)

۷۔ اسماء الکنایہ: كَمْ،[۱] كَأَيِّنْ،[۲] كَذَا،[۳] كَيْتَ[۴] وَذَيْتَ (سبق ۶۵)۔

۸۔ اسماء الصوت، آواز کے نام: غَاقْ غَاقْ،[۵] بخ[۶] وغیرہ۔

۹۔ اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: هيهاتَ[۷] (سبق ۷۵)۔

۱۰۔ فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)۔

تنبیہ ۱: اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ معرب ہوتا ہے: هٰذَانِ، هٰذَيْنِ، ذَانِكَ، ذَيْنِكَ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ.

اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر منصرف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:

۱۔ اسمِ علَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا متحرک الوسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

ب: یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو، اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: إِدْرِيْسُ، إبراهيمُ. اسی لیے نُوْحٌ منصرف ہے یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ، مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

ج: یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكَّ[۸] (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مزجی یا امتزاجی کہتے ہیں۔

---

۱ بہتیرے۔ ۲ کئی، بہتیرے۔ ۳ اتنا، ایسا۔ ۴ ایسا ایسا۔

۵ کوّے کی آواز۔ ۶ اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ ۷ دور ہوا۔

۸ بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔

د: یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف ونون زائد ہوں: عُثْمَانُ.

ھ: یا فعل کا ہم وزن ہو: أَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بروزن يبيعُ)۔

و: یا وہ اسمِ علَم فُعَلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ، اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے صفت کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: أُخَرُ جمع أُخْرٰى[1] کی، جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[2] کی، لیکن اسمِ تفضیل کی مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: كُبْرٰى کی جمع كُبَرٌ، صُغْرٰى کی جمع صُغَرٌ. (دیکھو سبق ۱۴-۳)

۲۔ اسمِ صفت اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَكْرَانُ[3]، عَطْشَانُ[4] ان کا مؤنث سَكْرٰى اور عَطْشٰى ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانُ[5] منصرف ہے کیوں کہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

ب: یا وہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو: أَحْمَرُ، أَحْسَنُ وغیرہ۔

ج: یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دہرائے جاتے ہوں: أُحَادُ (ایک ایک) مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰى (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک۔

(دیکھو سبق ۴۶-۵)

۳۔ جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) [یعنی الف سے پہلے زبر اور بعد میں ہمزہ] زائد آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: أَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسْنَاءُ (بڑی خوب صورت) حَمْرَاءُ وغیرہ، خواہ وہ

[1] دوسری۔ [2] سب اکٹھا۔ [3] نشہ میں مست۔ [4] پیاسا۔ [5] ہم نشین، نادم۔

لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: أَسْمَاءٌ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے، کیوں کہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لیے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔

مگر لفظ أَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزۂ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: ﴿لا تسئلوا عن أَشْيَاءَ﴾۔[1]

۴۔ وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، أَفَاعِلُ، أَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، تَفَاعِيْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيْرُ، أَكَابِرُ، أَكَاذِيْبُ[2]، مساجدُ، مصابيحُ، تماثِيْلُ (جمع تِمْثَالٌ[3] کی) دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[4] کی)۔

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: أَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیوں کہ انکی اور جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: أَكَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جری میں اسے کسرہ دیا جائے گا: في مدارسِ مِصْرَ و مساجِدِها مُقَامٌ لِلْأَغنِياءِ و الفقراءِ و الأبيضِ و الأسودِ. دیکھو رنگین شدہ اسما غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

---

[1] مائدہ: ۱۰۱

[2] أكاذيب جمع ہے أُكْذُوْبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔

[3] مورت۔

[4] دائرة = دائرہ یعنی گول لکیر، آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

اسی طرح کسی اسم علَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جر پڑھ سکتے ہیں: رأیتُ عُثمانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ وجمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا: أَحْمَرُ، أَحْمَرَانِ، أَحْمَرَيْنِ، أَحْمَرُوْنَ، أَحْمَرِيْنَ.

تنبیہ ۴: ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تا کہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو، وہ یہ ہے۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے:

۱۔ علمیت (عَلَم ہونا) ۲۔ صفت ۳۔ تانیث ۴۔ وزن الفعل

۵۔ عدل ۶۔ الف نون زائدہ ۷۔ عجمہ (غیر عربی ہونا)

۸۔ ترکیب مزجی ۹۔ الف ممدودہ زائدہ ۱۰۔ جمع منتہی الجموع۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد ''کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے۔'' اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی)، جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلَاثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیّت ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چوں کہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلَاثُ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں، لیکن ان میں علمیت کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ

دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے، ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ علمیت کے ساتھ وصفیت جمع نہیں ہوسکتی، اگر کسی اسم صفت کو علَم بنا دیا جائے تو وصفیت باقی نہیں رہے گی: حَامِدٌ دراصل اسم صفت ہے کیوں کہ اسم فاعل ہے، جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسم علَم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفت نہ عجمی ہوسکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔

چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغہ منتہی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ.

اچھا تو اب علمیت کے ساتھ نمبر (۳) سے (۸) تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمة (علمیت اور تانیث) أحمدُ (علمیت اور وزن الفعل) عُمَرُ (علمیت اور عدل) عُثمانُ (علمیت اور الف نون زائدہ) إبراهيمُ (علمیت اور عجمہ) بَعْلَبَكُّ (علمیت اور ترکیب مزجی)۔

اور صفت کیساتھ نمبر (۳) سے (۶) تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا، لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث[1] (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰى حَسْنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے، أَحْمَرُ (صفت اور وزن الفعل) ثُلَاثُ یا مَثْلَثُ (صفت اور عدل) عَطْشَانُ (صفت اور الف نون زائدہ)۔

---

[1] تم نے عربی کا معلّم حصّہ اوّل میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ تائے تانیث (ۃ) ۲۔ الف مقصورہ (ىٰ) اور ۳۔ الف ممدودہ (ـَاءُ)۔

٦۔ أمثلة للأسماء الغير المنصرفة

۱۔ لِلْعَلَمِ المؤنث: سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد) خُدَيْجَةُ.

۲۔ للعلم العجميّ: اٰدَمُ، إسماعيلُ، يعقوبُ، يُوْنُسُ.

۳۔ للعلم المركّب: قاضي خانُ، محمد خانُ، مَعْدِيْكَرَبُ، أَرْدَشِيْرُ.

۴۔ للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ: شَمَّرَ، أَشْهَبُ، يَعْلَى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔

۵۔ للعلم على وزن فُعَلُ: مُضَرُ (قبیلے کا نام) هُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ.

٦۔ للعلم مع الألف والنّون: عَفّانُ، حَسّانُ، شَعْبانُ، رَمَضانُ.

۷۔ للصفة مع الألف والنون: شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔

۸۔ للصفة الموازنة لِأَفْعَلُ: أَعْظَمُ، أَكْثَرُ، أَكْبَرُ، أَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔

۹۔ للعدد المكرَّر في المعنٰى: رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔

۱۰۔ لما فيه الألف الممدودة الزائدة: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

۱۱۔ لصيغة المنتهى الجموع: مَسَائِلُ (جمع مَسْأَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۸

أَبَدٌ (جـ اٰبَادٌ) زمانہ، عرصہ	سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بدنما بنا دینا
أَبْدٰى (ا-ى) ظاہر کرنا	شَدِيْدٌ (جـ شِدَادٌ) مضبوط، سخت
تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا، بن جانا	شَمِيْلَةٌ (جـ شَمَائِلُ) فطرت، خصلت
اِرْتِيَاحٌ (۷-و) آرام پانا، رحمت	طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا

بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی رنگ	طَافَ (ن، و) پھیرے لگانا
إِبْرِيْقٌ (جـ أَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو، بدھنا (لوٹا)	عَكَفَ (ن) عبادت کے لیے ٹھہرے رہنا
تَحَلّٰى (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا	عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا
جِدٌّ کوشش، چستی	قَوْسٌ (جـ أَقْوَاسٌ و قِسِيٌّ) کمان
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا (أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان	قَوْسُ قُزَحَ[1] رنگ بہ رنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔
جَمِيْلٌ احسان، خوب صورت	كَأْسٌ (جـ كُؤُوْسٌ) گلاس
حُلَّةٌ (جـ حُلَلٌ) لباس	كُوْبٌ (جـ أَكْوَابٌ) پیالہ
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا	لَا غَرْوَ کوئی عجب نہیں
رُكْنٌ (جـ أَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت کا ایک فرد، ممبر	مَجْدٌ عزت، بزرگی
	مَعِيْنٌ آبِ رواں، چشمے سے بہتی ہوئی شراب
مَدٰى انتہا، درازی	وَافٰى (يُوَافِيْ) اچانک آپہنچنا، حق ادا کرنا

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

۱. الخُلَفَاءُ الراشدون أربعةٌ: أبو بكرٍ وعُمَرُ وعثمانُ وعَلِيٌّ رضی اللہ عنہم.

۲. خُلَفَاءُ بَنِي أُمَيَّةَ أربعةَ عشرةَ، أوّلهُم مُعاويةُ بنُ أبي سفيانَ وآخِرُهم مَرْوانُ بنُ محمّدٍ، ومُدّةُ خلافتِهِمُ اثْنَتَان وتسعونَ سنةً.

[1] قُزَحَ جمع ہے قُزَحَةٌ کی یعنی رنگ بہ رنگ لکیریں، غیر منصرف ہے۔

۳. هِراةُ مدينة عظيمة بِخُراسانَ، فُتِحَتْ في زَمَنِ عثمانَ بنِ عفّانَ رضی اللہ عنہ.

٤. قوسُ قُزَحَ قوسٌ عظيم يَظْهَر في السّماء في أيّام المطر وهو يتكوّنُ من سبعة أَلْوانٍ: أَحْمَرَ وبُرْتُقالِيّ وأَصْفَرَ وأَزْرَقَ ونِيلِيّ وبَنَفْسَجِيٍّ وَأَخْضَرَ.

من القرآن

٥. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ من النّساء مَثْنٰى وثُلٰاثَ ورُبٰاعَ.

٦. ووهبنا لهٗ اِسْحٰقَ ويعقوبَ كُلًّا هدينا ونوحًا هدينا من قبلُ ومِن ذُرِّيّتِهٖ داوٗدَ وسليمانَ وايُّوْبَ ويوسفَ وموسٰى وهٰرُوْنَ وكذٰلك نَجْزِى المحسنِين وزَكَرِيّا ويحيٰى وعيسٰى واِلْيَاسَ كلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيل وَالْيَسَعَ ويُوْنُسَ ولُوْطًا وكُلًّا فَضَّلْنَا على العٰلمين.

۷. يٰاَيّها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياءَ اِنْ تُبْدَ لكم تَسُؤْكم.

۸. اِنْ هى اِلّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰبائكم.

۹. ما هذه التّماثيلُ الّتى انتم لها عاكفون.

۱۰. يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ[1] بِاَكْوَابٍ واَبَارِيْقَ وكأسٍ من مَعِينٍ.

مكتوب من الوالد إلٰى ولده النجيب

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

ولدي المكرّم!

وعليك السّلام ورحمة اللّٰه وبركاته

وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك، أُنَبِّئُكَ أنّهٗ وصلتنا

---

[1] خَلَّدَ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

رسالتك في التَّهنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ اللّٰه بكثير من أمثال هٰذا العيد).

لقد سُرِرْنا سرورا عظيما بحسن تخيّلك في إبْداءِ معرفة جميلنا عليك.

فما كان أشدَّ ابتهاجَنا بقراءتها، وما أعظم ارتياحَ إخوتِك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِيٍّ بسماعتها وأُخْتَيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها.

وافت رسالتك تُقرِّر ما تحلّيْتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشمائل وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلك وبلوغ أَمَلِكَ، فحمدنا اللّٰهَ على عنايته بك.

بُنيَّ! إنّي أُكْرِمُكَ، فقال نبيُّنا ﷺ: أكرموا أولادكم، وأمثالُك أحق بالإكرام.

أرجو من اللّٰه أنَّك ستصير رَجُلًا ماهرا في الإنشاء وركنا شديدا لِأُسْرَتك وتزيدها مجْدًا على مجدها وتُبْقِي مع الأيّام ذِكْرَها، ولا غَرْوَ إذْ:

نِعَمُ الْإِلٰهِ على العباد كثيرةٌ ... وأجَلُّهنّ نجابة الأولاد

فَلَرُبَّ مولودٍ أقام لِوَالِدٍ ... شَرَفًا يَدُوم على مدى الْآبادِ

فَدَاوِمْ يا بُنَيَّ على جِدِّكَ
تَرَ ما يَسُرُّك في يومك وغَدِكَ

والسّلام

طالب خيرك

أبوك عبد الغفور

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم

المرفوعات

۱۔ حصّہ اول سبق (۱۰) میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔
اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے، کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جب کہ ۱۔ فاعل ہو ۲۔ یا نائب الفاعل ہو ۳۔ یا مبتدا ہو ۴۔ یا خبر ہو۔
ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جب کہ ۱۔ مفعول بہ ہو ۲۔ یا مفعول مطلق ہو ۳۔ یا مفعول لہ ہو
۴۔ یا مفعول فیہ ہو ۵۔ یا مفعول معہ ہو ۶۔ یا حال ہو
۷۔ یا تمیز ہو ۸۔ یا مستثنیٰ ہو ۹۔ یا منادیٰ ہو
۱۰۔ یا لا لنفي الجنس کا اسم ہو ۱۱۔ یا إنَّ اور اس کے اخوات کا اسم
۱۲۔ یا کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جر الاسم

جب اسم ۱۔ کسی حرف جر کے بعد واقع ہو ۲۔ یا مضاف کے بعد، یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

المرفوعات

۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: أَكْرَمَ زَيْدٌ خَالِدًا اور أُكْرِمَ زَيْدٌ.

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائیں گے ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ)۔ چناں چہ زید أکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا، اس طرح:

زیدٌ	مبتدا			مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا۔
أَكْرَمَ	فعل، اس میں ضمیر هُوَ فاعل	جملہ فعلیہ ہوا	خبر	
خالدًا	مفعول			

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الوالدُ، الولدانِ، الأولادُ. حضرتِ المرأةُ، المرأتانِ، النّساءُ. (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶۔ تم نے سبق (۱۸) میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حَضَرَتِ الرّجالُ بھی، حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا حَضَرَتْ نہیں کہیں گے، لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار أَبْنَاءٌ (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں: ﴿اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَائِيلَ﴾[1] (دیکھو سبق ۱۱)

تنبیہ: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنْوٌ ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم بَنُوْوْنَ ہوئی جسے مخفّف کر کے بَنُوْنَ بنالیا۔

۷۔ فاعل مضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر اور تانیث میں فعل اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے: حضر الأولاد و جلسوا، حضرتِ البِنتانِ و جَلَسَتَا مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے، کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ یا حَرَسْنَ بَیْتِي. اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ[2] الغِلْمانَ[3] فَحَرَسُوْا بَیْتِي کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے اس کے بعد مفعول کا مقام ہے، اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں، کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل

---

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (یونس: ۹۰)

[2] اِسْتَأْجَرَ (۱۰) نوکر رکھنا، مزدوری پر لگانا، کرایہ سے لینا۔

[3] جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا۔

بھی آ سکتا ہے: قرأ اليوم عليٌّ كتابا. کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرأ كتابا عليٌّ، كتابا قرأ عليٌّ، لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے، مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معریٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: أكرمَ يحيىٰ عيسىٰ (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی) اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلّم کا مقصد فوت ہو جائے گا، البتہ أكلَ يَحْيىٰ كُمَّثْرىٰ (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے، کیوں کہ كُمَّثْرىٰ کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْیىٰ کو کھا جائے۔

۲۔ جب کہ مفعول إلّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: مَا أكرمَ زيدٌ إلّا عليًّا یا غيرَ عَلِيٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں ما أكرم عليًّا إلّا زيدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ إنَّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: إنما أكرم زيدٌ عليّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں، اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو: أكرم خالدًا

قومُہ[۱] اس مثال میں قوم فاعل ہے، اس کے ساتھ (ہٗ) کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدا کہیں تو اِضمار قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں، لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو (ہٗ) کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظاً و رتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں، البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: أکرم قومَہٗ خالدٌ[۲] کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خالدا اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے، لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رتبۃً مقدم ہے۔

۲۔ جب کہ فاعل إلّا کے بعد واقع ہو: ما أکرم علیًّا إلّا زیدٌ[۳] یا غیرُ زَیدٍ. اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

۳۔ یا مفعول فعل کے ساتھ متّصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَك زیدٌ. اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متّصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس (۱۷) میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں، مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامدًا غنیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول

۱؎ خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ ۲؎ خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

۳؎ زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

بنائیں تو کہیں گے: عُلِمَ حامدٌ غنیًّا.

تنبیہ ۳: تم نے سبق (۱۴، ۱۵ اور ۲۵) میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسمائے مشتقّہ کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے (دیکھو سبق ۲۲) اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زيدٍ (وہ آیا جسکا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا "فرس" السّابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السّابق کا مطلب اَلَّذِيْ سَبَقَ ہے۔ (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسمائے مشتقّہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰى (۷-و) مبتلا ہونا، آزمانا	بَيْضَةٌ (ج۔ بَيْضٌ) انڈا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا، اُچک لینا	بِيْعَةٌ (ج۔ بِيَعٌ) گرجا، عیسائیوں کا معبد
أَلْهٰى (۱-و) غفلت میں ڈالنا	بَغْتَةً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا	جِلْدٌ (ج۔ جلود) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا، بچہ سنبھالنا	حِيْنٌ (ج۔ أَحْيَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَةٌ (ج۔ زُمَرٌ) ٹولی، گروہ
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (ج۔ سَحَرَةٌ) جادوگر
قَطَعَ (عَنْ-ف) تعلّق کاٹ دینا	سَاحَةٌ میدان، صحن

لَامَ (ن، و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (جـ شُحُوْمٌ) چربی
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا	شَمْعٌ (جـ شَمَعَاتٌ) موم بتی، چراغ
وَثَبَ (يَثِبُ) حملہ کرنا، چھلانگ مارنا	صَحِيْحٌ (جـ أَصِحَّاءُ) تن درست
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا	صَوْمَعَةٌ (جـ صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
أَعْرَابِيٌّ (جـ أَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (جـ طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ) پرندہ
بَعْرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا، چالاک آدمی
فَأْرَةٌ (جـ فِيْرَانٌ) چوہا، چوہیا	لَبُوْسٌ لباس
فَرْخٌ (جـ أَفْرَاخٌ اور فُرُوْخٌ) چوزہ، پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳-مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (جـ فَرْسٰى) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (جـ نِعَالٌ) جوتا
فَتًى (جـ فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (أَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
وَقُوْدٌ ایندھن	

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ ۴: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

۱. جاء يا جاءت أَحِبَّتي و جلسُوا عندي ليسألوا عن أحوال السّفر.

۲. وَلَوِ ارْتَفع المتكبّرون حِيْنًا يَسْقُطون أَخِيرًا.

٣. لا يَعْرِفُ يا لا تَعْرِف الأَصِحّاءُ قيمةَ الصّحّة حتّى يُبْتَلَوا بِالْمَرَضِ.

٤. جاء يا جاءت نِسْوَة القَرْية يَشْتكِيْنَ غفلةَ الحكومة عن تعليم أولادِهِنَّ وصِحّتِهم.

٥. تحضِنُ الطّيْرُ بَيْضَها وتَحْفَظُ يا يحفظن فروخَها.

٦. أَحْسِنْ إلى أقاربك ولو قطعُوا عنك.

٧. الأمراء يسافرون في الطيّارات بتمام الرّاحة وتطير بهم وتوصلهم إلى منازلهم سريعًا مع السلامة، وتَقْطَعُ السّبيلَ الفقراءُ يمشون بِأَرْجُلِهِم حِيْنًا ويسافرون بالقِطار أو السّفينة حِيْنًا ويَبْلُغُوْن منازلَهم بتمام المشقّة، مع هٰذا نرى المساكين ينسَوْن المشقّة إذا بلغوا منازلهم ويحمدون اللّٰه بخلاف الأمراء؛ فإنهم ما داموا في الطيّارة يذكرون اللّٰه خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسَوْن ما أعطاهم ربُّهم من نِعَمائِهِ لا يشكرون اللّٰه بل يشتكون التّعَبَ ثم يَشْتَغِلون في اللّهو واللّعِب، فلا تكن منهم، أيّها المسلم العاقل! بل كن شاكرا على ما أعطاك ربُّك من نعمة الحياةِ والصِّحّةِ والإيمان.

مشق نمبر ۸۹

مِنَ القراٰنِ

١. قال نِسوةٌ فى المدينة امْرَاَةُ العزيزِ تُرَاوِدُ فَتٰها عن نفسه.

٢. قالت فَذٰلِكُنّ الّذى لُمْتُنَّنِىْ فيه.

٣. قالتِ الاَعْرَابُ اٰمَنَّا قل لم تؤمنوا ولٰكِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا يدخلِ

الایمانُ فی قلوبکم.

٤. اذا جاءك المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّك لَرسولُ اللّٰه وَاللّٰهُ یعلم اِنّك لَرسولُه واللّٰه یشهد اِنَّ المنافقین لَکٰذبون.

٥. اذا جاءك المؤمنٰت یُبایعْنَكَ علٰی اَن لا یُشْرِکْنَ باللّٰه.

٦. یٰاَیُّها الّذین اٰمنوا لا تُلْهِکُم اموالُکم ولا اولادُکم عن ذِکْرِ اللّٰه.

٧. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ ساجدین.

٨. وسِیْقَ الذین اتَّقَوْا ربَّهم الی الجنّة زُمَرًا.

٩. ولولا دَفْعُ اللّٰه الناسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ وبِیَعٌ وصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ یُذکَرُ فیها اسمُ اللّٰهِ کثیرا.

١٠. واِذِا ابْتَلٰی ابراهیمَ ربُّه بِکَلِماتٍ فَاَتَمَّهُنَّ.

مشق نمبر ۹۰

اردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (إنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (في الأکثر) رات کو شکار کے لیے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما أنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بأنَّهُ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کما أنَّهُ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لیے اسے جانوروں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائے گا؟

۳۔ أَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْرًا اور زَيْدٌ أَكْرَمَ عَمْرًا کی تحلیل کرو۔

۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا اور مضمر ہو تو کیا تغیّر ہوگا؟

۵۔ جمع مذکر سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

۱. يخدع العرّافون الجهلاءَ ويَستَنزِفون أموالَهم.

۲. يستخدمُ[1] الإنسانُ الخيلَ لِجَرِّ العَرَبَاتِ ومُباغَتَةِ العدوّ في ساحة القتال.

۳. يأكل العربُ لَحْمَ الجَمَلِ ويصنعون من وبره اللبوس ومن جلده النِّعالَ ومن شَحْمه الشمعَ ومن بَعْره الوَقودَ.

٤. أعطينا السائل درهمين.

٥. أعطيت أخاك كتابًا.

٦. رزقكم اللّٰه علمًا نافعًا.

---

[1] اِستَخدَمَ (۱۰) خدمت لینا، کام میں لگانا۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات

٣. المبتدأ ٤. الخبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ ۱: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: إِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ، كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا.

۲۔ مبتدا مفرد[1] بھی ہوتا ہے مرکب (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے، مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہوسکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ الولد طيّب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔

۲۔ الولد المطيعُ طيّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ كتاب الولدِ طيّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زيدٌ رجل صالحٌ خبر مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ زيدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔

۶۔ المجتهدُ سَيَفُوْزُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔

---

[1] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع۔

۷۔ حامدٌ أبوهُ[1] عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔

۸۔ الكتابُ فوق المِنْضَدَةِ[2] خبر ظرف ہے۔

۹۔ الدنانيز في الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں يفوز کے اندر هُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے، اس لیے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتهد) کی۔

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں أبوه عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ أَبُوْهُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ﴿هو الغفور الودود ذو العرش المجيدُ﴾[3] اس مثال میں هو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔

کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم و راكب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا

---

[1] لفظی معنی ہوں گے: حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

[2] مِنْضَدَة = میز۔ [3] بروج: ۱۴، ۱۵

کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ خبر اسم استفہام ہو: أَيْن زيدٌ؟ كيف أبوك؟

ان مثالوں میں أَيْـنَ اور كَيْفَ خبر ہیں کیوں کہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ مبتدا نہیں بن سکتے، ان کو مؤخر اس لیے نہیں کر سکتے کہ اسمائے استفہام ہمیشہ صدرِ کلام (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں، چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲: أَيْنَ، أَنّٰى، مَتٰى، أَيّانَ اور كَيْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَا وغیرہ بقیہ اسمائے استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

۲۔ یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متّصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو:

في الدّار صاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں صاحبها مبتدا مؤخر ہے اور في الدّار خبر مقدم ہے، کیوں کہ مبتدا کے ساتھ خبر (دار) کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی ہے، اگر مقدم کریں تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔

۳۔ جب کہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو:

عندي ثَوْبٌ، في الدّارِ رَجُلٌ. ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

۴۔ جب کہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا إلّا کے بعد واقع ہو:

ما خاسِرٌ إلّا الكسلانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الكسلان ہے، مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. اللّٰهُ يعلم الغيبَ.

(اللّٰهُ) مبتدا مرفوع (يَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (الغيبَ) مفعول بہ منصوب ہے۔
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

۲. إنّ من البيان لَسِحرًا.

(إنَّ) حرف مشبہ بالفعل ناصبِ اسم ہے (مِنْ) حرف جر (البَيَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے، محلا مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحرًا) مبتدا مؤخر ہے کیوں کہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ إنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔
مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳. كيف حالُك؟

(كَيْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدم ہے اس لیے محلا مرفوع سمجھا جائے گا۔ (حَالُكَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اسلیے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (ا) غصّہ میں لانا	خَيِّرٌ سخی
اٰنِيَةٌ (جـ أَوَانٍ) برتن	رَائِحَةٌ (جـ رَوَائِحُ) بو
إِطْنَانٌ (ا-مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا

بَدْرٌ ماہِ کامل، پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَةٌ سستی، بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِيدةُ الْحُسْن یکتائے حسن، مصری شاعرہ عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	كَدٌّ مشقت، تکلیف
تحريكة (۲-مصدر) ہلانا، حرکت	لَهْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا، چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّب (۴) نقاب ڈال لینا، منہ چھپالینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْكِيْنَةٌ (۲-مصدر) سکون، ٹھہرنا	مِسْكٌ مشک
جَفْنٌ (جـ أَجفانٌ) پلک	وَرٰى مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

١. المسلم لا يخافُ الموتَ.

٢. خير الناس من ينفع الناسَ.

٣. الأنيةُ تُمْتَحَنُ بِالإطنان والإنسان بالمنطق.

٤. أَمَانِيُّ الكَسْلانِ تقتله فإنّ يديه تَأْبَيانِ العملَ.

٥. لكلّ فرعونٍ موسٰى.

٦. عند التّلميذ كتابٌ.

٧. لِي حاجةٌ.

٨. إنَّ لي حاجةً.